إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر

THE DAILY ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۳	مورخہ ۱ر شوال ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۴ر جنوری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۵۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ عید الفطر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ کو عید کا تحفہ

اللہ تعالیٰ سے تعلقات کی بنیاد محبت پر رکھو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۵ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کا اس سے زیادہ متکفل ہوتا ہے۔ جتنا کہ ماں باپ اپنے بچوں کے متکفل ہوتے ہیں۔ پس انسان کو اپنے تعلقات کی بنیاد اس محبت پر رکھنی چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی نسبت ظاہر کرتا ہے۔ بہت سے لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق ایسا رکھتے ہیں۔ جو صرف خوف پر مبنی ہوتا ہے۔ لیکن ایسا تعلق کبھی بھی انسان کے اندر رُوحانیت پیدا نہیں کرتا۔ وہی تعلق رُوحانیت کو پیدا کرتا ہے۔ جس میں خوف کے ساتھ محبت بھی شامل ہو بلکہ محبت کا پہلو غالب ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ یعنی میری رحمت تمام باقی صفات پر غالب ہے۔ اور مخلوقات پر جس شدت سے میری دُوسری صفات نازل ہوتی ہیں۔ اس سے زیادہ میری رحمت نازل ہوتی ہے۔ پس اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل تعلق انسان کا خدا تعالیٰ سے محبت کا ہے۔ خوف کا حصّہ یا تو کمزور انسانوں کے لئے ہے۔ یا کامل انسانوں کے لئے ان معنوں میں ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی سزا سے نہیں۔ بلکہ اس کی ناپسندیدگی سے خوف رکھتے ہیں۔ اور یہ خوف بھی محبت کی

ایک شاخ ہے اس سے جُدا نہیں ۔ جو لوگ صرف سزا کے خوف سے اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ وہ کبھی بھی اس کے حکموں کی حکمت سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ۔ اور ان کا علم دین کبھی مکمل نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ جو شخص یہ سمجھتا ہو۔ کہ میں نے تو مار کے ڈر سے کام کرنا ہے۔ وہ حکمت سمجھنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا ۔ مگر جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے ۔ وہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی اپنے فائدہ اور بہتری کے لئے خیال کرتا ہے ۔ اور جب اسے ظاہر نظر میں کوئی بہتری نظر نہیں آتی۔ تو وہ اس حکم پر غور کرتا اور اس کی حقیقت کو معلوم کرنا چاہتا ہے ۔ تب اس کی روحانی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور اسکی باطنی نظر تیز ہو جاتی ہے ۔ اور وہ اسرار الٰہیہ کا واقف ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ میں نے اپنی ساری عمر میں جو کچھ قرآن کریم سے حاصل کیا ہے ۔ اور جو اس کے مخفی خزانے مجھ پر کھلے ہیں ۔۔۔ کی بنیاد اسی امر پر ہے کہ میں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر دوسری محبت سے زیادہ محسوس کیا ہے ۔ اور کبھی بھی میں یہ خیال نہیں کر سکا کہ اس نے کوئی بات مجھے ایسی کہی ہو گی جو بے وجہ اور بے فائدہ ہو گی ۔ تب میں نے اس کے تمام احکام پر نہایت سنجیدگی اور کامل غور کے ساتھ توجہ کی ۔ اور ہمیشہ مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو کچھ بھی قرآن کریم میں نازل کیا گیا ہے وہ اپنے اندر بے انتہا فائدے اور بے حد نفع میرے لئے اور میرے ساتھیوں کے لئے رکھتا ہے بلکہ میں یہ یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی محبت پر مجھے یہ یقین نہ ہوتا۔ اور میں کسی خوف کی بنا پر اس کے کلام کو دیکھتا ۔ تو قرآن کریم میرے لئے بالکل بے معنی ہوتا۔ اور اس کی معرفت کی باتیں مجھ پر کبھی نہ کھلتیں ۔ پس آج عید کے دن جبکہ ہر ایک کا دل خوشی سے معمور ہے ۔ اور جب عزیز عزیز کو تحفہ دینے کی خواہش رکھتا ہے ۔ اور جب دوست اپنے دوست کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ میں آپ لوگوں کو عید کا یہ تحفہ پیش کروں۔ کہ ہمارا خدا کامل محبت ہے ۔ کوئی محبت اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکتی ۔ خواہ ماں باپ کی ہو ۔ خواہ خاوند بیوی کی ہو ۔ خواہ استاد کی ہو ۔ خواہ شاگرد کی ہو ۔ خواہ اولاد کی ہو ۔ خواہ دوستوں کی ہو ۔ خواہ ماتحتوں کی ہو ۔ خواہ حکام کی ہو ۔ خواہ چھوٹوں کی ہو ۔ خواہ بڑوں کی ہو ۔ اس کی محبت ایک سورج ہے جس کے مقابل پر تمام محبتیں ایک جگنو کی چمک سے بھی کم ہیں ۔ پس اس محبت کو لے لو ۔ اور اس محبت کو اپنے دل میں جگہ دو کہ اس سے زیادہ قیمتی اور کوئی چیز نہیں ۔ جس کو وہ محبت مل گئی ۔ اسے سب کچھ مل گیا ۔ اور جسے وہ نہ ملی ۔ وہ دنیا کی ہر ایک نعمت سے محروم رہا ۔ دنیا میں انسان چھوٹی سی چھوٹی نعمتوں کی بھی قدر کرتے ہیں ۔ پھر میں نہیں سمجھ سکتا ۔ کہ خدا کی طرف سے جو اتنا قیمتی تحفہ انسان کو ملا ہے کیوں انسان اس کی قدر نہیں کرتا ۔ اور کیوں ایک مومن کہلانے والا انسان شریعت پر اس لئے عمل کرتا ہے ۔ کہ کہیں خدا اس کو سزا نہ دے ۔ یہ سزا کا خیال ہمارے دل میں پیدا ہی کیوں ہو ۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے حکم اس لئے نازل نہیں کئے ۔ کہ ہم ان کو توڑیں اور سزا پائیں ۔ بلکہ اس لئے نازل کئے ہیں۔ کہ ہم کو ان سے ہدایت اور راہنمائی حاصل ہو ۔ اور ایسی پاکیزگی ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے ۔ جس کی وجہ سے ہم اپنے قدوس خدا کو دیکھ سکیں ۔ اس کی محبت کی گرمی کو محسوس کر سکیں ۔ اس کی شفقت کے ہاتھ کو چھو سکیں ۔ اور اپنے دل کو خدا تعالےٰ کے انوار سے منور کر سکیں ۔

پس اے دوستو یقین کرو کہ تمہارا خدا محبت کرنے والا ہے ۔ تمہارے دل میں اپنے بچوں کو قریب کرنے کی جو خواہش پیدا ہوتی ہے ۔ اس سے بہت زیادہ خدا تعالےٰ کو خواہش ہے کہ آپ کو اپنے قریب کرے ۔ اور تمہارے دل میں بچوں کی دوری پر جو رنج محسوس ہوتا ہے ۔ اس سے بہت زیادہ خدا تعالےٰ کو اپنے بندے کی دوری پر رنج محسوس ہوتا ہے ۔ یہ خیال مت کرو کہ تم خدا تعالےٰ کو کیونکر پا سکتے ہو ۔ کیونکہ اگر صرف تمہارے دل میں خدا تعالےٰ کے پانے کی خواہش ہوتی۔ تو بیشک معاملہ نہایت مشکل ہوتا ۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی بالکل الٹ ہے ۔ ملنے کی خواہش تو خدا کے دل میں پیدا ہو رہی ہے ۔ تم اسے نہیں ڈھونڈ رہے ۔ تم اسے تلاش نہیں کر رہے ۔ بلکہ وہ تمہیں تلاش کرتا پھرتا ہے ۔ اور یہ کیونکر ممکن ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ تلاش کرے ، اور پھر نہ پائے ۔

پس اس میں کوئی بھی شبہ نہیں۔ کہ اگر تم اپنے تعلقات کی بنیاد خداتعالیٰ کی محبت پر رکھو۔ تو تم اس وقت سے پہلے نہیں مر سکتے جب تک خداتعالیٰ کا قرب تم کو نہ مل جائے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو جس کے دل میں ایک ذرہ بھر بھی اسکی محبت ہو کبھی گمراہ نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ سارا جہان بھی اگر اسے مارنا چاہے تو وہ اسکی موت کو ٹلاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے نور کو دیکھ لے۔ اور اسی دنیا میں خداتعالیٰ کی زیارت کرے۔ کیونکہ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ جو کوئی اس دنیا میں اندھا ہو۔ وہ آخرت میں اندھا ہی اٹھایا جاتا ہے۔ اگر یہ محبت رکھنے والا شخص خداتعالیٰ کو دیکھے بغیر مر جائے۔ تو اسکے معنی یہ ہونگے۔ کہ وہ اندھا مرا۔ اور اس لئے اگلے جہان میں اندھا ہی اٹھایا جائیگا۔ مگر اسکے ساتھ ہی اسکے یہ معنی بھی ہونگے۔ کہ خداتعالیٰ کی محبت بھی اندھی ہوسکتی ہے۔ اور یہ کبھی بھی نہیں ہوسکتا۔ پس ایسا شخص کبھی بھی اللہ تعالیٰ کو دیکھے بغیر نہیں مرتا۔ مگر ضرورت ہے کہ ایمان کی بنیاد محبت پر رکھی جائے۔ اور خوف کو کمزوردل یا کمزور حالتوں کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ ہر انسان کو دن میں ایک وقت یا کم یا زیادہ بار پاخانہ میں جانا پڑتا ہے۔ مگر کیا تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ انسان کی پیدائش صرف پاخانہ پھرنے کے لئے ہوئی ہے۔ پھر تم کس طرح یہ خیال کرسکتے ہو۔ کہ خداتعالیٰ نے بندے کو خوف کے لئے بنایا ہے۔ خوف کی حالت تو بالکل ویسی ہے۔ جیسے انسان کا پاخانہ میں جانا۔ جس طرح پاخانہ کا وقت دوسرے کاموں کے مقابلہ میں بالکل تھوڑا اور بے حقیقت ہے۔ اسی طرح خوف رحمت اور محبت کے مقابلہ میں چھوٹا اور بے حقیقت ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اسکی ضرورت نہیں۔ انسان کو پاخانہ پھرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر پاخانہ اس کا مقصود نہیں۔ اسی طرح ایک ادنیٰ انسان کو گناہوں سے بچانے کے لئے خوف کی بھی ضرورت ہے۔ مگر ایک حقیقی مومن کے ایمان کی اصل بنیاد محبت ہے۔ اور جب تک کوئی شخص اس نکتہ کو نہیں سمجھتا۔ معرفت کے دروازے اس پر نہیں کھولے جاتے۔ مگر جس پر یہ نکتہ حل ہو جاتا

آ لگتی۔ اسکی غلطیاں اسکو آگے بڑھاتی ہیں اور نیکیاں بھی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک بچہ تتلاتا ہے۔ اور بولنے میں غلطی کرتا ہے۔ تو ماں بجائے مارنے کے اسے چومنے لگتی ہے۔ پس جس بندے کا تعلق خداتعالیٰ سے محبت کا ہوتا ہے۔ جب اس سے کوئی خطا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبت اور بھی جوش میں آتی ہے۔ اور وہ اسے گودی میں اٹھا لیتا اور پیار کرتا ہے۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے۔ کہ کسی کا بچہ گر جائے۔ اور وہ اسے مارنے لگے۔ وہ اسے اٹھاتا بلکہ اگر اسے کمزور دیکھے تو گود میں اٹھا لیتا ہے۔ پس جب خداتعالیٰ کا بندہ جو اپنے اندر بچوں والی محبت محسوس کرتا ہے۔ گرجاتا اور گناہ کی ٹھوکر کھاتا ہے تو خداتعالیٰ بھی محبت کرنیوالے ماں باپ کی طرح بجائے مارنے کے اسے اٹھا لیتا ہے۔ اسکی گرد جھاڑتا ہے اور اسے پیار کرتا اور تسلی دلاتا ہے۔ اور اگر بہت کمزور دیکھے تو محبت کے ہاتھوں میں اسے اٹھا لیتا ہے۔ اگر اسکا یہ سلوک نہ ہو تو روحانیت کا دروازہ بالکل بند ہو جائے اور کوئی انسان خواہ کتنا طاقتور ہو۔ کبھی روحانیت کے میدان میں ایک قدم نہ اٹھا سکے۔ کیونکہ ایک حقیر کیڑے سے بنے ہوئے انسان کی کیا طاقت ہے کہ ازلی ابدی خدا کو ملے۔ اسکا ملنا اسی طرح ممکن ہے کہ ازلی ابدی خدا آپ اس کے پاس آتا۔ اور آپ اسے ڈھونڈتا اور آپ اس کی جستجو کرتا ہے۔

پس میں آپکو آج عید کے دن اس عید کے دن جو اس جلسہ کے بعد آئی ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کیا ہے۔ اس عید کے دن جس میں چاروں اطراف کے احمدی قادیان میں موجود ہیں۔ وہ عید جو ۱۳ سال کے بعد ہی پھر آ لگی ہے۔ آپ لوگوں کو یہ تحفہ پیش کرتا ہوں۔ ان کے رب کی محبت کا تحفہ۔ انہیں چاہیئے کہ اسے ادب کے ہاتھوں سے لیں اور دلوں میں رکھ لیں۔ اور آج سے اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ انکا خدا تمام محبت کرنیوالوں سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ پھر وہ دیکھیں گے کہ انکے دلوں کی حالت بدل جائیگی۔ وہ خداتعالیٰ کو ہر وقت اپنے قریب پائینگے۔ انکے دماغوں میں ایک روشنی پیدا ہو جائیگی۔ جو اس سے پہلے انہوں نے نہ دیکھی ہوگی۔ اور انکے دلوں میں ایسی سکینت پیدا ہوگی۔ جو اس سے پہلے انہوں نے محسوس نہ کی ہوگی۔

وجود باریتعالیٰ کے متعلق فلسفیوں کے غلط اندازے

جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کا لیکچر

جناب قاضی صاحب موصوف نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر مندرجہ بالا عنوان کے متعلق جو لیکچر دیا۔ وُہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

گزشتہ سالوں کے موضوع

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہوگا۔ گزشتہ تین چار سال سے مجھے مضمون ہستی باریتعالےٰ پر کچھ نہ کچھ بیان کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ بھی دوستوں کو معلوم ہوگا۔ کہ جو کچھ گزشتہ سالوں میں میں نے بیان کیا ہے۔ وُہ ایک مقررہ موضوع سے تعلق رکھتا تھا۔ مثلاً میں نے ایک موقعہ پر یہ سوال لیا تھا۔ کہ آیا عقیدہ وجود باری انسان کے ذہنی ارتقاء کا نتیجہ تو نہیں؟ اس سوال کو اٹھانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ دہریہ کہتے ہیں عقیدہ وجود باری آہستہ آہستہ دُنیا میں پیدا ہوا ہے مگر ایسا ہونا خدا تعالےٰ کی ازلیت کے منافی ہے۔ کہ اس نے باوجود شروع سے موجود ہونے کے شروع سے ہی اپنا پتہ انسان کو نہ دیا۔ اس کے جواب میں میں نے یہ دکھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ واقعات کے لحاظ سے عقیدہ وجود باری میں کوئی ارتقاء نظر نہیں آتا بلکہ قدیم سے قدیم قومیں بھی ایک خدا کو مانتی چلی آئی ہیں۔ اور باقی امُور میں بے شک ان کا علم ابتدائی حالات سے نکل کر آگے ترقی کرتا گیا ہے۔ عقیدہ وجود باری ان میں ہمیشہ سے رہا ہے۔ اور اس میں جو ارتقاء ہوا ہے۔ وُہ وجود باری تعالےٰ کی صفات کی باریکیوں کے فہم میں ہوا ہے:۔

پھر ایک اور موضوع میرا یہ رہا ہے۔ اور گزشتہ سال ہی کا یہ موضوع ہے۔ کہ آیا اخلاق کی تکمیل عقیدہ وجود باری تعالےٰ کے بغیر ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس کا بیان کرنا اس لئے ضروری تھا۔ کہ فی زمانہ کئی دہریہ تحریکیں ایسی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے وجود کو تسلیم کئے بغیر انسان کو اخلاق بلکہ اعلیٰ اخلاق سکھلانے کی مدعی ہیں۔ یہ بھی چونکہ ایک وسوسہ ہے۔ جو عقیدہ وجود باری کو کمزور کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کے جواب میں بھی یہ دکھانا ضروری تھا۔ کہ اخلاق کے اعلےٰ مدارج صرف خدا پرستوں کے حصہ میں ہی آئے ہیں۔ اور دہریہ لوگ بھی جب اخلاق کے اعلےٰ نمونوں کو ڈھونڈھنے لگتے ہیں۔ تو ایسے نمونے انہیں خدا تعالےٰ کے ماموروں میں ہی نظر آتے ہیں:۔

دلیل رویت

یہ دو ضمنی سوال ہیں۔ جو مسئلہ وجود باری کے سلسلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن کے متعلق حسب توفیق میں کچھ بیان کر چکا ہوں لیکن وجود باری کی تائید میں جہاں تک دلائل کا تعلق ہے۔ اب تک میں نے صرف ایک دلیل بیان کی ہے۔ اور وُہ دلیل "دلیل رویت" یا دلیل شہادت کہلاتی ہے۔ خلاصہ اس دلیل کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے وجود کی چونکہ ہمیشہ سے کئی ایک راستباز اور دانا ہستیوں نے ایسی ہستیوں نے جن سے دُنیا نے راستبازی میں علم میں سیاست میں۔ تمدن میں سبق لئے ہیں۔ اپنی رویت کی بناء پر خدا تعالےٰ کا سلوک دیکھ کر اس کا کلام سُن کر اور اس کلام کا تجربہ کر کے شہادت دی ہے۔ اس لئے ہستی باری تعالےٰ پر ایمان لانا ہے معقول انسان کے لئے ضروری ہے۔ اس سال چونکہ میرے لئے ایک عام موضوع مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ یہ دلیل رویت جو میں بیان کر چکا ہوں اور جو کہ واقعی ہستی باری تعالےٰ کے حق میں ایک زبردست دلیل ہے۔ اس پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق اس موقعہ پر کچھ بیان کروں۔ اس طرح گزشتہ سالوں میں جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے۔ اُس سے بھی تعلق قائم رہے گا۔ اور اس موضوع پر بھی جو اس سال میرے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کچھ بیان ہو جائے گا:۔

دلیل رویت الٰہی پر اعتراض

حال ہی میں انگلستان کے مشہور فلسفی مسٹر برٹرنڈرسل کی ایک تازہ تصنیف "مذہب اور سائنس" کے موضوع پر شائع ہوئی ہے اور اس کتاب میں ایک باب اس نے اسی "دلیل رویت" پر لکھا ہے:۔

برٹرنڈرسل چونکہ دہریہ ہے۔ اس لئے اُس نے رویت الٰہی پر اعتراض کئے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ قریب قریب یہی وُہ اعتراض ہیں۔ جو آج کل کئی پڑھے لکھے لوگوں کو وجود باری کے متعلق وسوسوں میں ڈال دیتے ہیں ویسے بھی برٹرنڈرسل کا اپنا پایہ فی زمانہ دُنیائے فلسفہ اور دنیائے علم میں بہت بلند ہے۔ اور وُہ دہریت کا غالباً قابل ترین نمائندہ خیال کیا جاتا ہے۔ سائنس اور ریاضی میں بھی وُہ اعلےٰ مہارت رکھتا ہے۔ اور فلسفہ میں بھی اور اس کا اثر مغرب میں بھی ہے۔ اور مشرق میں بھی۔ مغرب کا تو وُہ رہنے والا ہے۔ مشرقی اقوام کی آزادی کی تائید میں وُہ اکثر لکھتا رہتا ہے۔ دُنیا میں قریباً ہر جگہ اس کی کتابیں یونیورسٹیوں کے طلباء انہماک سے دیکھتے اور پڑھتے ہیں:۔

کچھ عرصہ ہوا۔ یورپ سے عیسائی مشنوں نے ایک کمیشن ہندوستان بھیجا۔ کہ وُہ مذہبی اعتبار سے ہندوستانی ذہنیت پر رپورٹ کرے۔ اس کمیشن نے رپورٹ کی۔ کہ ہندوستان میں دہریت بڑھ رہی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ دیا۔ کہ ہندوستانی نوجوان جو یونیورسٹی سٹیج پر ہیں۔ برٹرنڈرسل کی تصانیف کا مطالعہ بہت شوق سے کرتے ہیں:۔

برٹرنڈرسل نے جس رویت پر اعتراض کئے ہیں۔ اس کو وُہ Mysticism (تصوف) کہتا ہے۔ گویا وُہ رویت الٰہی سے صرف وُہی رویت مراد لیتا ہے۔ جو صوفیا کو ہوتی ہے۔ اور صوفیا میں یہ تمیز نہیں۔ کہ وُہ عیسائی صوفی ہوں۔ یا مسلمان۔ یا ہندو۔ اور اُس نے یہ اس واسطے کہا ہے۔ کہ یورپ میں جو لوگ خدا کو مانتے ہیں۔ وُہ بھی رویت الٰہی سے یہی مراد لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک صوفیا کو جو رویت ہوتی ہے۔ اس کا مقام محض تائید کا ہے اصل رویت جسے ہم دُنیا پر بطور حجت پیش کرتے ہیں۔ وُہ ماموروں اور انبیاء کی رویت ہے۔ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رویت ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ رسل کے اعتراضات ہماری دلیل پر نہیں پڑتے۔ بلکہ اس دلیل پر پڑتے ہیں۔ جو کچھ سالوں سے یورپ میں پادریوں نے وجود باری کی تائید میں پیش کرنا شروع کی ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے لئے ان اعتراضات کا جواب دینا ضروری ہے۔ کیونکہ اوّل یہ اعتراض ضمنی طور پر خود ہماری دلیل رویت پر پڑتے ہیں۔

دوسرے اگر خدا تعالےٰ کو ماننے والے اپنی نادانی کی وجہ سے وجود باری کے متعلق غلط دلیل دیں۔ تو اس غلطی کی اصلاح کرنا بھی نہایت ضروری ہے:۔

دلیل رویت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں نے ابھی کہا ہے۔ کہ چند سالوں سے یورپ میں پادریوں نے وجود باری کی تائید میں رویت کی دلیل دینی شروع کی ہے یہ بالکل صحیح ہے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی زبردست قوت اور تاثیر کا ایک زبردست ثبوت ملتا ہے۔ جنہوں نے اس تاریک و تار زمانہ میں خدا تعالےٰ کی رویت پا کر اس کے متعلق ایسی شہادت دی جو تمام دُنیا کے لئے حجت ثابت ہوئی:۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے خدا کی تائید میں صرف عقلی دلائل دیئے جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر بتایا۔ کہ اس قسم کے دلائل سے یقین کا ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ یقین کا درجہ صرف رویت یعنی خدا تعالےٰ کا کلام سننے اس کی بتائی ہوئی باتوں کا اپنی ذات میں یا کم از کم اپنے زمانہ میں تجربہ کرنے سے ملتا ہے۔ اس پر پادریوں نے یہ سمجھ کر کہ ہستی باری تعالےٰ کی تائید میں یہ ایک زبردست دلیل ہے۔ دہریوں کے مقابلہ میں اس کو پیش کرنا شروع کیا۔ لیکن چونکہ وہ خود رویت سے عاری تھے۔ اس لئے دلیل کو بیان کرنے میں بعض نہایت خطرناک غلطیوں کے مرتکب ہوئے۔ تاہم ہمارے لئے ان اعتراضوں کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ جو یوروپ کی پیشکردہ دلیل رویت پر فلسفیوں نے کئے ہیں کیونکہ جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ ان اعتراضوں میں بعض اعتراض ایسے ہیں۔ جن کا جواب ہماری طرف سے دیا جانا چاہیئے۔ نیز ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پادریوں کی دلیل رویت میں جو نقص اور غلطی ہے۔ اس کا ازالہ کیا جائے۔ تاکہ جو لوگ اس دلیل کی وجہ سے ٹھوکر کھا چکے ہیں ہدایت پا جائیں:

پہلا اعتراض

برٹرنڈرسل نے اپنی نئی کتاب میں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ دلیل رویت پر پہلا اعتراض یہ کیا ہے۔ وہ لوگ جن کو رویت ہوتی ہے۔ وہ بے شک خدا کو مان لیں۔ لیکن دوسرے لوگ جنہیں رویت نہیں ہوتی۔ وہ خدا پر ایمان کیوں لائیں۔ اس کے جواب میں کہا جاتا ہے۔ کہ دوربینوں کے ذریعہ سے جو چیزیں چند ایک ہیئت دان دیکھتے ہیں۔ دوسرے لوگ ان کے وجود کو مان لیتے ہیں۔ یا خوردبینوں کے ذریعہ جو اشیاء بیالوجی والے دیکھتے ہیں۔ انہیں دوسرے تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن اس پر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اہل مذہب کی رویت اہل سائنس کی رویت کے مقابلہ میں تین وجہ سے ناقص ٹھہرتی ہے۔ اول اس میں یہ نہیں بتایا جاتا۔ کہ یہ رویت کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ گویا اس کے طریق کو مخفی رکھا جاتا ہے۔ دوم ہم اس کو قلیل حد تک بھی نہیں آزما سکتے۔ مگر خوردبینوں اور دوربینوں کو ایک حد تک ہم آزما سکتے ہیں۔ کہ ان سے چھوٹی چیزیں بڑی اور دور کی چیزیں نزدیک ہو جاتی ہیں۔ سوم انسان کے باقی تجربہ سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔

جواب

ان اعتراضات کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بات غلط ہے کہ رویت کا طریق بتایا نہیں جاتا یا اسے مخفی رکھا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ طریق انسان کے اختیار میں نہیں اس لئے ہر کہ دمہ اس سے خدا تعالےٰ کو آزما نہیں سکتا۔ وہ طریق جس سے خدا تعالےٰ کی رویت حاصل ہوتی ہے کیا ہے؟ وہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے اور انسان کا اپنا عشق ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل کو اس حد تک جذب کرے کہ اس کو خدا کی رویت نصیب ہو جائے۔ اب خدا کا فضل کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ ہم اسے زبردستی حاصل کر لیں۔ یہ تو خدا تعالےٰ کی دین ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اگر کوئی کہے کہ اس طرح خدا تعالےٰ کی ہستی کو ہم کیسے آزما سکتے ہیں۔ اور اگر آزما نہیں سکتے۔ تو اسے مان کیسے سکتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر شخص اپنے بادشاہ کا وجود تسلیم کرتا ہے۔ کیا وہ بادشاہ کو اپنے طریق پر آزما کر ہی اس کے وجود کو تسلیم کیا کرتا ہے کیا وہ اس وجہ سے بادشاہ کے وجود کو نہیں مانتا۔ کہ بادشاہ کے وزراء ہیں۔ جن سے وہ دن رات معاملہ کرتا ہے۔ وہ اس کو دیکھتے ہیں اس سے باتیں کرتے ہیں۔ اس کی طاقت کا اندازہ کرتے ہیں۔ اور رعایا کے پاس ان باتوں کی شہادت دیتے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے یہ عذر پیش کیا ہے۔ کہ جب تک ہماری ملاقات بادشاہ سے نہ ہو۔ اس وقت تک ہم بادشاہ کے وجود کو تسلیم نہیں کریں گے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ جب بادشاہ کی سواری باہر نکلتی ہے۔ تو اس وقت سب لوگ اسے دیکھ لیتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ ہرگز ضروری نہیں مگر کہ جب سواری نکلے تبھی اس کے وجود کو تسلیم کیا جائے۔ کئی ایسے بادشاہ گزرے ہیں۔ یا ہوسکتے ہیں کہ کبھی باہر نہ نکلتے ہوں۔ مگر پھر بھی لوگ ان کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں آج کل تو بادشاہوں کی سواریاں نکلتی ہیں۔ اور ہمارے وائسرائے بھی اس طرح خاص اہتمام سے بعض مواقع پر باہر نکلتے ہیں۔ لیکن مصر کے فرعونوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ جب کبھی باہر نکلتے چہرے پر نقاب اوڑھ کر نکلتے۔ اور کئی وجوہ سے رعایا کو اپنا مونہہ دکھانا پسند نہ کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ ان کے وجود کو ان کی رعایا کس دلیل سے مانتی تھی۔

یوروپین لوگوں کے نزدیک خدا تعالیٰ محض ایک بڑی طاقت ہے

اصل بات یہ ہے کہ یوروپ کا دماغ مادی سائنس میں ڈھل چکا ہے۔ اس وجہ سے یوروپ میں خدا کے ماننے والے بھی اور خدا تعالےٰ کے منکر بھی خدا کو محض ایک بہت بڑی طاقت کی حیثیت ہی مانتے ہیں۔ گویا خدا تعالےٰ کے ماننے والے بھی محض ایک طاقت کو پیش کرتے ہیں جو ظاہری اسباب کے پیچھے ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے منکر بھی جب خدا پر اعتراض کرتے ہیں۔ تو ایسی طاقت پر ہی کرتے ہیں۔ اس طاقت میں کوئی روح ہے۔ اسے کوئی اختیار ہے۔ یا وہ کوئی ارادہ رکھتی ہے۔ وہ ان سوالوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ مذہب یا کم از کم اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ صرف ایک بہت بڑی طاقت ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایک ذی اختیار اور ذی ارادہ ہستی ہے۔ اب دنیا میں جو بادشاہ ہوتے ہیں وہ بھی ایک حد تک ذی اختیار اور ذی ارادہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے متعلق بھی ہم یہ توقع نہیں رکھتے۔ کہ جب ہم ان کو مخاطب کریں۔ یا ہم ان سے کوئی سوال کریں۔ یا کوئی تقریب ان کے لئے پیدا کریں۔ تو وہ ضرور ہمیں کسی نہ کسی طرح جواب دیں گے۔ یا ضرور ہمارے عمل کے مقابلہ میں ان کا کوئی ردعمل پیش کریں گے ہوسکتا ہے کہ وہ ایسا کریں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ ایسا نہ کریں۔ یہ توقع تو ہم صرف مادی طاقتوں کے متعلق کر سکتے ہیں بجلی ہے بجلی میں ہاتھ ڈالیں گے لگے گا۔ یا اسی طرح کسی ایسڈ میں انگلی جائے۔ تو اس کا کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ جب ہم کسی مادی طاقت پر کوئی عمل تو وہ ضرور کسی نہ کسی طرح سے ہمیں جواب اور ہمارے عمل کا ردعمل پیش کرے گی۔ لیکن خدا تعالےٰ کے متعلق یہ توقع نہیں ہوسکتی ہے۔ کہ وہ ضرور ہماری آزمائشوں کا جواب دے:

ماموریت کی خدا تعالیٰ کے متعلق رویت

جب ایک وائسرائے سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی۔ کہ وہ اپنی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے ہر طالب ثبوت کو انٹرویو دے۔ تو پھر خدا تعالےٰ سے یہ توقع کیونکر ہوسکتی ہے۔ کہ وہ ضرور ہر آزمائش کرنے والے کی آزمائش پر اسے جواب دے۔ جس طرح وائسرائے کے وزراء ہیں۔ جن سے وہ معاملہ کرتا ہے۔ جو روز اس سے ملتے ہیں۔ اور جو اس کے وجود کی شہادت دیتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے بھی وزراء ہوتے ہیں۔ وہ وزراء اس کے مامور ہوتے ہیں۔ ان ماموروں سے خدا تعالےٰ کا معاملہ ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی طاقتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ انہیں خدا تعالےٰ کی رویت ہوتی۔ اور وہ اس رویت کی بناء پر اس کے وجود کی اور اس کی صفات کی شہادت دیتے ہیں:

رویت الٰہی کی آزمائش

دوسری وجہ رویت الٰہی کے ناقابل قبول ہونے کی یہ بتائی گئی ہے۔ کہ اس کی آزمائش قلیل حد تک بھی نہیں ہوسکتی۔ دوربین یا خوردبین کو تو کسی حد تک دوسرے لوگ بھی آزما سکتے ہیں۔ لیکن دلیل رویت کو اس حد تک بھی آزمایا نہیں جاسکتا۔ یہ اعتراض بھی اسی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کہ وہ خدا کو زندہ اور ذی ارادہ اور ذی اختیار ہستی نہیں سمجھتے۔ جب خدا تعالےٰ ایک ذی اختیار ہستی ہے۔ تو ہوسکتا ہے۔ کہ وہ ہمیں بالکل کوئی جواب نہ دے۔ اور ہماری آزمائش کا یا ہمارے سوال کا بالکل کوئی نوٹس:

توقع رکھنا۔ کہ کچھ نہ کچھ جواب ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی کہے۔ کہ [illegible] مانوں۔ کہ وائسرائے کا وجود ہے [illegible] لوگوں کو انٹرویو ملتے ہیں۔ وہ اس کے [illegible] کو تسلیم کریں۔ میرے ساتھ اگر لمبا انٹرویو [illegible] نہیں۔ تو کم از کم ایک آدھ منٹ کا انٹرویو [illegible] جائے۔ تبھی میں اس کی ہستی کو تسلیم [illegible] کروں گا۔ ہر شخص کہے گا۔ کہ یہ ایک نہایت لغو۔ اور فضول مطالبہ ہے۔ جب تک وائسرائے [illegible] مقربوں کو جن سے اس کو معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ انٹرویو ملتے ہیں۔ اس وقت تک وائسرائے کا وجود ثابت شدہ ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ چونکہ مجھے باوجود مطالبہ کرنے کے ایک منٹ کے لئے انٹرویو بھی نہیں دیا گیا۔ اس لئے میں وائسرائے کے وجود کو تسلیم نہیں کروں گا۔

رویت الٰہی کی تصدیق

رویت الٰہی کے متعلق اعتراض کا تیسرا جزو یہ ہے۔ کہ اس کی تصدیق انسان کے باقی تجربہ سے نہیں ہوتی لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ رویت الٰہی کی تصدیق انسان کے باقی تجربہ سے نہیں ہوتی۔ رویت الٰہی کی تصدیق یقیناً انسان کے تجربہ سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رویت الٰہی کی تصدیق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے وقت میں جبکہ آپ کے متبعین انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ الہاماً فرمایا تھا۔ کہ یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق یعنی دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے تحائف تیرے پاس لائے جائیں گے۔ کیا اس کی تصدیق دنیا کے تجربہ نے آج نہیں کر دی۔ یقیناً تجربہ نے آج اس کی پوری پوری تصدیق کر دی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اس کا تجربہ بھی آج دنیا نے کر لیا ہے۔ اور اب تو گذشتہ سال سے تبلیغ کا وہ دور شروع ہوا ہے۔ کہ جاپان اور چین صرف دو ایسے ملک رہ گئے تھے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ نہ پہنچی تھی۔ لیکن اب وہاں بھی آپ کی تبلیغ پہونچ چکی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک واقعہ ہے۔ کہ ہجرت کے سفر کے دوران میں ایک کافر نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تعاقب کرنے کی نیت سے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت بے بسی اور بے سروسامانی کی حالت میں تھے۔ اور وطن کو چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے کیا یہ حیران کرانے والے الفاظ نہ سنے تھے۔ کہ

"سراقہ تیرا کیا حال ہوگا۔ جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں میں ہونگے"

جس پر اس نے ششدر رہ کر پوچھا تھا۔ کہ "کسریٰ بن ہرمز کے کنگن" اور آپ نے فرمایا تھا کہ "ہاں"۔

کیا اس کی تصدیق دنیا نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا۔ اور کسریٰ کا خزانہ مال غنیمت بن کر مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو بلا کر (جو فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہو چکا تھا) اپنے سامنے جواہروں سے لدے ہوئے کسریٰ کے کنگن سراقہ کے ہاتھوں پر پہنوائے۔ نہ کر لی تھی؟

کیا غیب کا علم کسبی طور پر حاصل ہو سکتا ہے

اگر کہا جائے۔ کہ اگرچہ اعتراض زیر بحث میں اس بات کو پیش نہیں کیا گیا۔ کہ غیب کا علم کسبی اور علمی طور پر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے اور ممکن ہے۔ کہ آئندہ کی کامیابی کا حال معلوم کرنے کے لئے کوئی ایسا علم ہو۔ جو اہل رویت کو حاصل ہو۔ اور جس کی وجہ سے وہ باوجود ان مخالف حالات کے جو اس وقت ان کے سامنے ہوتے ہیں۔ اپنی انجام کار کامیابی پر اطلاع پا جاتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مامورں کے اظہار غیب میں محض آئندہ کا علم ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں اس بات کا اظہار بھی ہوتا ہے کہ جس ہستی کی طرف سے وہ غیب کی خبر ملی ہے وہ ایک بالارادہ ہستی ہے۔ اور آئندہ کے حالات پر پورا پورا اقتدار رکھتی ہے۔

اقتداری نشان

اس کی مثال یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طاعون۔ اور زلازل کی اطلاع خدا سے الہاماً خبر پا کر دنیا کو دی۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کسبی یا انسانی علم کی بنا پر بھی ایسی خبر دی جا سکے۔ لیکن کوئی کسبی یا انسانی علم اس بات کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ کہ جب زلازل آئیں گے۔ یا طاعون آئے گی۔ تو اس کے ماننے والے عموماً مامون و مصئون رہیں گے۔ اور دوسرے لوگ ان میں مبتلا ہوں گے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی میں اس بات کا صاف صاف ذکر ہے۔ کہ سچے دل سے مجھے ماننے والے ان بلیّات سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ آپ کی بعثت کے بعد جس قدر عذاب دنیا میں آئے آپ کے ماننے والے ان سے نسبتاً محفوظ رہے۔ یہ اقتداری نشان کہلاتے ہیں۔ اور یہ وہ نشان ہیں۔ جن سے خدا کے منکروں پر حجت قائم ہوتی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی۔ کہ مکہ والوں پر عذاب آئے گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ اس وقت تک عذاب رکا رہے گا جب تک کہ میں ان کے درمیان ہوں۔

تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ سے ہجرت کے بعد مکہ میں اس قدر سخت قحط پڑا۔ کہ لوگوں نے اپنے جانوروں تک کو مار مار کر کھا لیا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ قحط کے متعلق پیشگوئی تو شائد کسبی علم کی بنا پر کی جا سکے۔ لیکن یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک شخص کی ہجرت سے اس قحط کو مشروط کر دیا جائے۔ ایسا غیب جس میں اقتدار پایا جائے۔ ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ ایک ذی اقتدار اور ذی ارادہ ہستی۔ یعنی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔

اصلاح و ارتقاء سے نفرت اور دقیانوسیت پر اصرار

کیا ڈاکٹر سر محمد اقبال کا نظریہ قابل عمل ہے

پنڈت جواہر لال نہرو کی دلچسپ تصریحات

(۱)

ماڈرن ریویو کلکتہ میں ایک اہم مضمون

جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے۔ اور مسلمانوں سے علیحدہ اقلیت قرار دینے کے متعلق ڈاکٹر اقبال کے مضامین پر پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کا نہایت مدلل وقیع اور عالمانہ تبصرہ ناظرین کرام گزشتہ پرچوں میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے نظریہ کی لغویت پنڈت صاحب موصوف نے ایک تیسرے مضمون میں ظاہر کی ہے۔ جو کلکتہ کے مشہور رسالہ "ماڈرن ریویو" کی دسمبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اور جسے صوبہ بنگال کے مشہور روزنامہ "امرتا بازار پتریکا" نے بھی اپنے صفحات میں شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ہندو مسلم مناقشت کی اصل وجہ

مضمون کے تمہیدی حصہ میں پنڈت صاحب موصوف نے ستاروا ایکٹ کے خلاف بنارس کے راسخ العقیدہ اور قدامت پسند ہندوؤں اور مسلمان ملاؤں کے متحدہ مظاہرہ کا جو چند سال ہوئے۔ انہوں نے کیا تھا۔ ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ کہ ہجوم ایک جھنڈا اٹھائے ہوئے تھا جس پر لکھا تھا۔ "ہندو مسلم ایکتا کی جے"۔ اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان مناقشت مذہبی اختلافات کی بنا پر اتنی نہیں جتنی اقتصادی ادبار مسئلہ بیکاری اور ملازمتوں کے لئے تگ و دو کے باعث ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ دونوں مذاہب کے قدامت پسند لوگ یعنی پنڈت اور ملا ہر اس تحریک کا جس کی غرض معاشری۔ اقتصادی۔ یا سیاسی اصلاح ہو۔ مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جاتے ہیں۔ اور دونوں ہر اس شخص کو جو موجودہ نظام میں کسی قسم کی اصلاحی تبدیلی کا خواہشمند ہو۔ اپنا حقیقی دشمن تصور کر لیتے ہیں۔ اس تمہید کے بعد آپ نفس مضمون کی طرف آتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ڈاکٹر سر اقبال کی رجعت پسندی

استحکام اسلام کے سب سے بڑے علمبردار سر محمد اقبال قدامت پسند ہندوؤں کے ساتھ ان کے بعض نہایت ہی رجعت پسندانہ مطالبات میں کامل طور پر ہم آہنگ ہیں۔ جیسا کہ وہ خود ہی لکھتے ہیں۔ کہ

"میں راسخ العقیدہ ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ جدید آئین میں انہیں مذہبی مصلحین سے محفوظ رکھا جائے۔ نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں حقیقت میں یہ مطالبہ سب سے پہلے مسلمانوں کو کرنا چاہیئے تھا"

اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہندوستان میں موجودہ آزاد خیالی کی بنا پر مذہبی مجتہدین کی حوصلہ افزائی لوگوں کو مذہب سے زیادہ سے زیادہ بے اعتنا بنا رہی ہے۔ اور اگر یہی کیفیت رہی۔ تو بالآخر نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہندوستان کی قومی زندگی سے مذہب جیسی اہم اور ضروری چیز بالکل نابود ہو جائے گی۔ اور ہندوستانی دماغ مذہب کی بجائے کوئی اور بدل تلاش کرنے لگے گا۔ جو لازماً دہریت اور مادہ پرستی ہو گا جو اس وقت روس میں رائج ہے"

اشتراکیت کا خوف

اشتراکیت کے اس خوف نے یورپ کے لبرلوں اور دوسرے متوسط طبقات کو فسطائیت اور رجعت قہقری کی طرف دھکیل دیا ہے۔ یہاں تک کہ آپس کے قدیمی مخالف Freemasons اور Jesuits (یہ عیسائیوں کے دو فرقے ہیں۔ اول الذکر فرقہ کی بنیاد Ignatius Loyala نے ۱۵۳۴ء میں رکھی۔ اس کا بڑا اصل سخت ریاضت۔ اور پوپ کی کامل فرمانبرداری ہے۔ موخر الذکر فرقہ باہمی امداد کی ایک خفیہ تنظیم ہے جس کی بنیاد قرون وسطیٰ میں ڈالی گئی۔ اس گروہ نے تفریحات اور مشاورت کے لئے عمارتیں جنہیں Grand Lodges کہا جاتا ہے۔ انگلستان میں ۱۷۱۷ء میں آئرلینڈ میں ۱۷۳۰ء میں اور سکاٹ لینڈ میں ۱۷۳۶ء میں تعمیر کیں۔ رومن کیتھولکس کو پوپ کی طرف سے اس تنظیم میں شامل ہونے کی سخت ممانعت ہے۔ الفضل) نے بھی اس مشترکہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اپنے پرانے بغض اور عداوتیں بالائے طاق رکھ دیں۔ ہندوستان میں کمیونزم اور سوشلزم کو سمجھنے والے بہت کم لوگ ہیں۔ اور بہت لوگ جو ان دو سیاسی نظریوں کے خلاف سب سے زیادہ شور مچاتے ہیں۔ ان کے متعلق سب سے زیادہ لاعلم اور ناواقف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی یہ مخالفت کچھ تو ان کے حقوق موروثی اور مفادات ذاتی کے باعث ایک طبعی امر ہے۔ اور کچھ اس کی وجہ گورنمنٹ کا وہ پراپیگنڈا ہے۔ جو ہمیشہ مذہبیت کی طرفداری پر مشتمل ہوتا ہے۔

ہر قسم کی اصلاحات کی مخالفت

سر محمد اقبال کی دلیل بلاشبہ ہمیں کمیونزم اور سوشلزم کی مخالفت کی چار دیواری سے بہت دور لے جاتی ہے اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم ذرا تفصیل کے ساتھ ان کی اس دلیل کا جائزہ لیں:۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ ہر قسم کے مصلحین کی اصلاحی مساعی کو دبا دینے اور ان کی مخالفت کرنے کے متعلق ڈاکٹر اقبال کا رویہ وہی ہے۔ جو ہندوؤں میں سناتنی فرقہ کا ہے۔ اور تو اور حال ہی میں ایک ایسی جماعت نے جو اپنے آپ کو ڈیموکریٹک یا نیشنلسٹ یا شاید اسی قسم کے اور ناموں سے موسوم کرتی ہے (اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ مغربی ہندوستان کے نصف درجن کے قریب قابل قدر شرفا کی وقتاً فوقتاً تبدیل ہونے والی روش سے واقف رہنا امر محال ہے) اپنے لائحہ عمل کے متعلق اعلان کیا ہے۔ کہ وہ مذہبی حقوق۔ اور رسوم میں ہر قسم کی قانونی مداخلت کے سخت خلاف ہے۔ ہندوستان میں مذہبی حقوق و رسوم کا دائرہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ شاید ہی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا ہو۔ جس کو مذہب کے ساتھ نہ گانٹھا جا سکے۔ ان میں کسی قسم کی قانونی مداخلت برداشت نہ کرنے کا صاف الفاظ میں یہی مطلب ہے۔ کہ قدامت پسند بدستور اپنے سابقہ طریقوں سے وابستہ رہیں۔ اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی کی اجازت نہ ہو۔

ڈاکٹر اقبال کے اسلام میں انتہائی تنگدلی کی تعلیم

سر محمد اقبال اس سے بھی آگے جانے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں اسلام رواداری کا قائل ہی نہیں۔ اور اسلامی استحکام ایک ایسی مخصوص تنظیم ہے۔ جو کسی قسم کے اختلاف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ ہندو مذہب کی کیفیت اس سے بالکل مختلف ہے۔ کیونکہ باوجود اس امر کے کہ اس کا تمدن اور اس کا نصب العین ایک ہے۔ وہ ہزاروں سال سے اپنے اندر بے شمار فرقوں کی تشکیل کو برداشت کرتا چلا آ رہا ہے اس صورت میں جبکہ کسی مذہب کا ہر فرقہ مرکزی مسئلہ کے متعلق ہر ممکن اختلاف رکھتا ہو۔ کفر کی صحیح صحیح تعریف کرنا ایک مشکل امر ہے۔

اسلام کے متعلق سر اقبال کا نظریہ رومن کیتھولک مذہب کے مشابہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ دونوں اپنے اندر ایک ایسی وسیع اور عالمگیر تنظیم کا تصور لئے ہوئے ہیں۔ جو ایک مخصوص و معین عقیدہ کی قائل ہے اور اس عقیدہ سے سرمو اختلاف کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور دونوں اس خیال کے موید ہیں۔ کہ غیر مذہب کا ہر شخص ایسے شخص سے بدرجہا بہتر ہے۔

جو ان کے مذہب میں رہ کر ان سے اختلاف رائے رکھتا ہو۔ کیونکہ اختلاف رکھنے والا شخص ان کے خیال میں سچے معتقدوں کو بھی تذبذب میں ڈالدیتا ہے۔ اس وجہ سے ان کے نزدیک ضروری ہے کہ اختلاف رائے رکھنے والے پر عرصہ حیات تنگ کردیا جائے۔ اور اس کے خیالات کو پنپنے نہ دیا جائے۔

اختلاف عقیدہ پر رومن کیتھولکس کے مظالم

رومن کیتھولکس کا ہمیشہ یہی عقیدہ رہا ہے۔ اور اب بھی وہ اسی عقیدہ پر قائم ہیں۔ لیکن عملی طور پر اسے دور حاضرہ کی وسعت خیالی کی رَو سے ہمکنار کرنے کے لئے اس کی عصبیت کو بہت حد تک کم کردیا گیا ہے۔ لیکن وہ زمانہ جبکہ رومن کیتھولکس کا عمل اور ان کا عقیدہ ایک تھے اس وقت ہسپانوی مذہبی عدالت (Spanish Inquisition) Autos da Fa کا قیام اور کا اجراء عمل میں لایا گیا۔ اور یورپ میں رومن کیتھولک مذہب سے اختلاف رکھنے والوں کے خلاف جنگ کا بازار گرم رہا۔

مذہب سے اختلاف رکھنے والوں کو سزا

(Spanish Inquisition) رومن کیتھولک مذہبی عدالتوں میں سے ایک عدالت تھی۔ جو سپین میں قائم کی گئی۔ ان عدالتوں کو تیرھویں صدی عیسوی میں پوپ انوسینٹ سوم (Pope Innocent III) کے ماتحت رومن کیتھولک اصول سے اختلاف رکھنے والوں کو سزا دینے کے معاملہ میں بہت اقتدار حاصل تھا۔ ہسپانوی مذہبی عدالت جو بادشاہ فرڈیننڈ Ferdinand اور ملکہ ازابیلا (Isabella) کے وقتوں میں پورے جوبن پر تھی۔ مخالفین پر انتہائی ظلم وستم ڈھانے کے باعث مشہور ہے۔ اٹھارھویں صدی عیسوی میں اس کا اقتدار کم ہوتا گیا۔ اور ۱۸۳۴ء میں اس کا بالکل خاتمہ ہوگیا۔

Auto da Fa عدالت کے احکام کے ماتحت اختلاف رکھنے والوں کو ہلاک کرنے کی ایک رسم تھی۔ جس کے ذریعہ انہیں زندہ جلادیا جاتا تھا۔ اس رسم میں بادشاہ اور کورٹ شاہانہ انداز میں شامل ہوتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس عدالت کے فیصلوں کے ماتحت تیس ہزار اشخاص موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ (الفضل)

اس وقت "ہسپانوی عدالت" کا نام نفرت سے لیا جاتا ہے۔ اور اس کے مظالم کا تصور کر کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس عدالت کے ارباب حل وعقد اعلےٰ اخلاق کے مذہبی انسان تھے۔ جن کے مدنظر کبھی کوئی ذاتی مفاد نہ ہوتا تھا۔ بلکہ شدید مذہبی اعتقاد کی بناء پر یہ خیال ان کے دلوں میں راسخ ہوچکا تھا۔ کہ ان سے مذہبی اختلاف رکھنے والا اگر اپنی اس غلطی پر مُصر رہا۔ تو جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا یہی وجہ تھی۔ کہ بزعم خود اس کی غیر فانی رُوح کو دائمی عذاب سے نجات دلانے کے لئے وہ ہر ممکن کوشش کرتے اور اس کوشش میں انہیں اس بات کی مطلقاً پرواہ نہ ہوتی۔ کہ اسے جسمانی تکلیف دی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں جب سر اقبال اور ان کے ہمنواؤں کی مذہبی حالت اور اسلام سے وابستگی دیکھی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ ان کا اختلاف عقائد کو برداشت نہ کرنے اور اس وجہ سے تشدد اختیار کرنے پر زور دینا اس لئے نہیں کہ وہ اسلامی احکام پر عمل کرلینے کے مشائق ہیں بلکہ ان کے مدنظر محض ذاتی مفاد ہے۔ (الفضل)

ظاہر ہے۔ اسلام بلحاظ ترتیب وتشکیل رومن کیتھولک چرچ سے بالکل مختلف ہے۔ کیونکہ مؤخرالذکر کی طرح اس میں کوئی پوپ نہیں۔ تاہم ڈاکٹر اقبال کے نظریہ کے پیش نظر میں یہ قیاس کرنے پر مجبور ہوں۔ کہ عدم رواداری کے متعلق دونوں کا نقطۂ نگاہ ایک ہی ہے۔ اور شاید اسلام بھی بدی کو روکنے کے لئے ایسے ہی استبدادانہ ذرائع کے استعمال کو جائز سمجھتا ہوگا

نسل انسانی کے ارتقاء کے متعلق کارڈینل نیومین کا نظریہ

کارڈینل نیومین نے نسل انسانی کے ارتقاء کے متعلق انیسویں صدی کے لوگوں کے مفروضہ کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "ہماری نسل کا ترقی کرنا اور اس کا منتہائے کمال تک پہونچنا محض خواب ہے۔ کیونکہ الہام اس کی راہ میں حائل ہے" نیز وہ لکھتا ہے:۔ "اگر ہمارا ملک اپنی موجودہ کیفیت کے مقابلہ میں بہت زیادہ توہم پرست تنگدل اور مذہبی لحاظ سے سخت دل ہوتا۔ تو یہ بات ملک کے لئے بہت نفع مند ہوتی" نیومین کا یہ قول انگلستان سے تعلق رکھتا ہے۔ مجھے علم نہیں۔ کہ سر محمد اقبال کارڈینل نیومین کے اس قول کو اسلام پر چسپاں کرتے ہوئے اس سے کہاں تک اتفاق رکھتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ

ہندوؤں اور مسلمانوں میں سے بہت سے لوگ اپنے اپنے مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے اتفاق کریں گے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر منظم مذہب کے پیروؤں میں سب سے زیادہ مذہبی آدمی ضرور نیومین کے اس نظریہ سے متفق ہونگے۔ ذاتی طور پر میں اس سے قطعاً متفق نہیں۔ کیونکہ میرا نقطۂ نگاہ مذہبی نہیں۔ تاہم میرا خیال ہے۔ کہ میں مذہبی نقطۂ نگاہ کو سمجھ سکتا۔ اور اس کی نوعیت کو کچھ حد تک بیان بھی کرسکتا ہوں۔ بعض احکام اور عقائد کی انتہائی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اس کے عواقب کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اگر مجھے اس بات پر پورا پورا یقین ہو۔ کہ فلاں چیز بُری ہے۔ تو اسے برداشت کرنے کا ذکر ہی بعید از قیاس ہے۔ اور لازم ہے۔ کہ اُسے دبا دیا جائے۔ اور اس کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔

رواداری کی صُورت

اگر مجھے اس بات کا یقین ہوجائے۔ کہ یہ دُنیا محض ایک دام فریب اور طلسم باطل ہے اور صرف حیاتِ اخروی ہی حقیقی شئے ہے۔ تو ایسی صُورت میں اس دُنیا میں ترقی یا تبدیلی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ چونکہ میں اس قسم کے اعتقادات نہیں رکھتا۔ اور چونکہ مذہب کے فلسفہ اور دینیات کے متعلق میرے عقاید منفیانہ ہیں۔ نہ کہ مثبتانہ۔ اس لئے میں نہایت آسانی سے ایک "روادار" انسان کہلا سکتا ہوں۔ اور ایسا کہنے میں مجھے کوئی ذہنی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن دوسرے معاملات میں

جن کا تعلق اس مادی دُنیا سے ہے۔ اور جن کے متعلق میرے اعتقادات اثباتی رنگ میں ہیں میرے لئے رواداری ظاہر کرنا مشکل امر ہے لیکن ایسے معاملات میں بھی میرے خیالات میں مذہبی اعتقادات کی سی شدت نہیں۔ اس لئے میرے لئے ممکن نہیں۔ کہ ان خیالات اور اعتقادات کو جنہیں میں ضرر رساں سمجھتا ہوں۔ دبانے کے لئے سخت گیرانہ ذرائع اختیار کرلوں چونکہ عالم روحانی سے خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ مجھے دلچسپی نہیں۔ اس لئے ہر وُہ چیز جو میں اس دُنیا میں دیکھتا ہوں۔ اس کے اثرات کے لحاظ سے میں اس کو جانچتا ہوں۔ اس وجہ سے اس مادی دُنیا میں کسی پر کسی قسم کا جسمانی یا ذہنی ظلم روا رکھنے کے مذہبی جواز کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔

شاید ہم میں سے بہت (فسطائیوں اور نازیوں کے سوا) اپنے آباؤ اجداد کی نسبت کسی کو دُکھ دینے یا کسی کی تکلیف کے منظر کو سرد مہری سے دیکھنے کے لئے بہت کم آمادہ ہونگے گویا ہم اپنی بے اعتنائی کو نیکی سمجھتے اور اُسے رواداری کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حکومت برطانیہ مذہبی معاملات میں عدم مداخلت اور غیر جانبداری کا اسی وقت تک دم بھرتی ہے جب تک کہ اس کے دُنیاوی مفادات محفوظ ہوں۔ لیکن جب اس کے نظم ونسق پر تنقید کی جائے یا اس کی مذمت کی جائے۔ تو رواداری بالکل عنقا ہوجاتی ہے۔ اور اُسے بغاوت خیال کیا جاتا ہے۔ جس کی پاداش میں کئی سال جیل کی ہوا کھانی پڑتی ہے۔

جماعت احرار "کفر کا ملغوبہ" ہے

اخبار "مجاہد" نے اپنے ۲۸ دسمبر کے پرچہ میں بڑے فخر کے ساتھ لکھا ہے:۔

"مجاہد جماعت احرار کا ترجمان ہے۔ اور جماعت احرار امت مسلمہ کے مختلف فرقوں کا ملغوبہ ہے۔ اس میں شیعہ، سُنی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، وہابی، دیوبندی، بریلوی، چشتی، قادری، سہروردی سب شامل ہیں"

جب جماعت احرار کی ہیئت ترکیبی وُہ ہے۔ جس کا اُوپر ذکر ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ "مجاہد" نے جن فرقوں کے نام گنائے ہیں۔ ان میں عقائد کے لحاظ سے زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ورنہ صرف فرق ہے۔ بلکہ ہر ایک فرقہ اپنے سوا باقی تمام کو کافر اور جہنمی قرار دیتا ہے۔ تو قابل دریافت امر یہ ہے کہ کیا ان فرقوں کے جو لوگ جماعت احرار میں شامل ہیں۔ انہوں نے اپنے مسلمان ہونے کی متفقہ سند حاصل کرلی ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیا یہ حیرت کی بات نہیں۔ کہ یہ کفر کا ملغوبہ یہ دعوےٰ رکھتا ہے کہ وہ اسلام کی حفاظت کا ذمہ وار ہے۔ اور احمدیت کو مٹا کر چھوڑے گا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو لوگ ایک دوسرے کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے متحد ہو رہے ہیں وہ اس ملت کے پیرو ہیں۔ جس کا ذکر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ الکفر ملة واحدة اور کفر خواہ ساری دُنیا کا متحد ہوجائے۔ حق کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

چینی علاقہ میں جاپانی اثرات کے نتائج

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

کوبے ۱۲ دسمبر (بذریعہ ہوائی ڈاک) چونکہ بجٹ کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور ڈاکٹر منوبے والے قضیہ کے متعلق بھی ابھی گورنمنٹ کی مخالف پارٹی کا یہی فیصلہ ہے۔ کہ اس سوال کو فی الحال زیادہ نہ چھیڑا جائے۔ اس لئے ان دنوں اخبارات کے صفحے لنڈن نیول کانفرنس اٹلی اور حبشہ کی لڑائی اور شمالی چین میں حالات کے لئے وقف ہیں۔ جاپانی حکومت نے نیول کانفرنس میں مطالبہ پیش کیا ہے۔ کہ جاپان کو امریکہ اور برطانیہ کے برابر بحری بیڑہ رکھنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ جاپان کا تمام پریس اس کی تائید میں ہے۔ اور جاپانی قوم کے موجودہ خیالات اور مخصوص ضرورتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے پیش نظر یہ ممکن نہیں کہ اب پھر جاپان اس امر پر رضامند ہو جائے۔ کہ اس کا بحری بیڑا امریکہ اور برطانیہ کے بیڑوں کے بالمقابل ۵۔۵۔۳ کی نسبت سے تجاوز نہ کرے گا۔ بلکہ جاپان تو اب کوئی بھی اصول ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور برابر کی چوٹ کا بیڑا رکھنا چاہتا ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ معاہدہ واشنگٹن میں جو شرائط بحرالکاہل میں بحری قلعہ بندیوں کے متعلق تھیں ان کو تازہ کرانے کی خاطر اور بعض دوسری قسم کی رعایات (ایسی رعایات جو ممکن نہیں کہ دوسری حکومتیں دینا منظور کریں) کے بدلے جاپان برابر کے بیڑے کے مطالبہ کو ذرا ہلکا کر دے۔

شمالی چین کی تحریک آٹو نومی کے راہنماؤں کے متعلق بہر حال کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے نہایت دانشمندی سے اپنی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کی اس وقت کوشش کی۔ جبکہ بین الاقوامی معاملات کی صورت ایسی تھی۔ کہ کوئی دوسری حکومت یا حکومتیں نین کنگ گورنمنٹ کی مدد کے لئے نہ آسکتی تھیں۔ وہ یہ جانتے تھے کہ حکومت چین میں اتنی سکت نہیں۔ کہ ان کے راستے میں حائل ہو سکے۔ سوائے اس کے کہ اس کو کسی خارجی حکومت سے مدد ملے اور وہ یہ بھی جانتے تھے۔ کہ خارجی مدد چین کو اسی صورت میں مل سکتی ہے۔ جب برطانیہ کے ہاتھ مدد کرنے کے لئے فارغ ہوں۔ اور برطانیہ مدد دینا بھی چاہتا ہو۔ اس لئے انہوں نے ایسے وقت میں اپنی مہم شروع کی جب یوروپ میں حالات ایسے تھے۔ کہ برطانیہ اگر چین کی مدد کرنا چاہتا۔ تو بھی نہ کر سکتا۔ ان کی اس ہوشیاری کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گو بے چاری نین کنگ گورنمنٹ نے بہتیرا ادھر ادھر واویلا کیا۔ مگر جب کوئی مدد کو نہ پہونچا۔ تو ناچار اس تحریک کے لیڈروں کی تجاویز کو اس نے نہایت خفیف تغیر و تبدل کے ساتھ تسلیم کر لیا۔

آج کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ نین کنگ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ شمالی چین میں جس قسم کی طرز حکومت کی بناء رکھنے کا وہاں کے لوگوں کو خیال ہے۔ اسے تسلیم کر لیا جائے۔ یہ فیصلہ جنرل ہو کی رپورٹ کی بناء پر کیا گیا ہے۔ جسے جنرل چیانگ نے شمالی چین میں صورت حالات پر قابو پانے کے لئے بھیجا تھا۔

نین کنگ گورنمنٹ کے اس فیصلہ کی رو سے یہ گورنمنٹ شمالی چین کے دو صوبوں یعنی ہوپی اور چہار کے نظم و نسق کے لئے ایک کمیٹی ۱۶ ممبروں کی مقرر کرے گی۔ جس کے صدر جنرل سنگ ہوں گے۔ جو ٹینٹسین پیکنگ علاقہ میں مقیم چینی افواج کے کمانڈر ہیں۔ اور جو شروع سے ہی اس تحریک کی حمایت میں پیش پیش رہے ہیں۔ اس کمیٹی کو اختیار ہو گا۔ کہ کمیونسٹ افواج کے خلاف خود حفاظتی کی ضروری تدابیر اختیار کرنے کے لئے حکومت جاپان اور مانچوکو کا تعاون حاصل کرے۔ نیز علاقہ ہذا کے اقتصادیات کو ترقی دینے کے لئے بھی نین کنگ گورنمنٹ نے کچھ عرصہ قبل چینی سکے کی اصلاح کی غرض سے جو احکام نافذ کئے تھے۔ ان میں علاقہ ہذا کے مخصوص حالات کے موافق تبدیلی کر دی جائے گی۔ اس علاقہ کو اپنے مالی معاملات پر پورا اختیار ہو گا۔ سوائے اس کے کہ نمک اور ڈاک کے محصولات وہ نین کنگ بھیجدیا کرے گا۔

اس سمجھوتہ کی رو سے جو شمالی چین کی تحریک آزادی کے رہنماؤں اور چینی حکومت میں ہوا ہے۔ یہ بھی قرار پایا ہے۔ کہ اول جو کمیٹی بنائی تجویز کی گئی ہے۔ اس کی تنظیم یعنی ممبروں وغیرہ کے مقرر کرنے میں نین کنگ گورنمنٹ کی منظوری شرط ہو گی۔ دوم یہ کمیٹی آٹو نومی کا لفظ استعمال نہ کرے گی۔ اس علاقہ میں اپنے اختیارات اور حکومت کے کھنڈرات میں سے نین کنگ گورنمنٹ کو صرف یہ دو تین چیزیں ہی ہاتھ آئی ہیں۔

اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ کہ اندرونی منگولیا سے آنے والی بعض خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تحریک آزادی کی ہوا کا اثر وہاں بھی ہے۔ وہاں کی آٹو نومس گورنمنٹ کے نائب صدر شہزادہ ٹی نے بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ فیصلہ کیا ہے کہ اندرونی منگولیا کمیونزم کے خطرات کے محفوظ رہنے کی غرض سے جاپان اور مانچوکو سے ملکر ان خطرات کی پیش بندی کرے۔ اور یہ کہ اس امر کے لئے ان دونوں گورنمنٹوں کے ساتھ گفت و شنید شروع کر دی گئی ہے۔

نیز بیان کیا جاتا ہے کہ اندرونی منگولیا کی آٹو نومی کمیٹی نے اپنے اجلاس میں جو نومبر کے آخری ایام میں بمقام پیالنگ میاؤ میں ہوا اتفاق رائے سے ایک قرارداد چینی مرکزی حکومت سے کلی طور پر آزاد ہو کر جاپان اور مانچوکو کے ساتھ معاہدات و اتحاد کرنے کی تائید میں پاس کی ہے۔

جذباتِ مخلصانہ

ندامت سہے گی کبھی صداقت تمہارے دل میں خیال کیا ہے
کبھی تو سوچو کہ شوخیوں کا شرارتوں کا مآل کیا ہے

سب اس کی تقدیر کے نوشتے ضرور ہو کر رہیں گے پورے
خدا کے کاموں میں روک ڈالے کوئی کسی کی مجال کیا ہے

عدو ہیں ناداں جو مر رہے ہیں ہمارے مرنے کی آرزو میں
جو پہلے مرنے سے مر چکے ہوں تو موت کا پھر سوال کیا ہے

میں اس کے دامن کو کیسے چھوڑوں ملے نہ اسکی سی کوئی صورت
مجھے دکھاؤ تو ہم جلیسو جہاں میں اس کی مثال کیا ہے

وہ نازنیں ہیں تو ہوں بلا سے وہ گر حسیں ہیں تو کیا کروں میں
ہے فانی دنیا کی کیا حقیقت جلال کیا ہے جمال کیا ہے

غریب و بیکس ہیں ہم تو یارب تو آپ آ کر مدد ہماری
ہمارے بیڑے کو پار کر دے کہ تیرے آگے محال کیا ہے

تمہیں جو پایا قریب پایا اگر بلایا مجیب پایا!
تمہارے مستوں کو کیا خبر ہے فراق کیا ہے وصال کیا ہے

ولی پرستی سے فائدہ کیا ولی بنو خود تو بات بھی ہے
ملیں گے تم کو بہت نمونے اویس کیا ہے بلال کیا ہے

تم احمدیت کے نونہالو جہاں کا نقشہ بدل کے رکھ دو
جو ساری دنیا نہ رام کر لو تو پھر تمہارا کمال کیا ہے

یہ جان کس کی ہے مال کس کا ہے کیوں نہ سب کچھ نثار کر دوں
جب اپنا دل تم کو دے چکا ہوں تو جان کیا ہے یہ مال کیا ہے

غریب منظور پر کبھی تو نگاہِ لطف و کرم کرو گے
تمہارے در پہ پڑا ہوا ہوں کبھی تو پوچھو گے حال کیا ہے

منظور احمد سیکرٹری تبلیغ [illegible]

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے اختتام پر کارکنوں کا اجتماع

قادیان ۲ر جنوری ۱۹۴۶ء۔ آج چونکہ جلسہ سالانہ کے خاص انتظامات ختم ہو رہے تھے۔ اس لئے جناب میر محمد اسحٰق صاحب افسر جلسہ سالانہ کے زیر انتظام زنانہ جلسہ گاہ میں ان کارکنوں کا اجتماع ہوا۔ جو انتظامات جلسہ سالانہ میں شریک رہے۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں خدمات بجا لائے۔ اس اجتماع کی ترتیب یہ تھی۔ کہ سٹیج پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے میز اور کرسی کے علاوہ مختلف شعبہ جات جلسہ کے ناظم صاحبان کے لئے کرسیاں رکھ دی گئی تھیں۔ سٹیج کے اردگرد بنچ بچھائے گئے تھے۔ اور باقی اصحاب کو قطار در قطار اپنے شعبہ کے جھنڈے کے ساتھ کھڑا کیا گیا تھا۔ ان شعبوں کی تقسیم حسب ذیل تھی۔

(۱) کارکنان ناظم بیرون قصبہ (۲) کارکنان ناظم اندرون قصبہ (۳) کارکنان ناظم سپلائی و سٹور (۴) کارکنان افسر جلسہ سالانہ (۵) کارکنان دفتر پرائیویٹ سکرٹری (۶) کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ (۷) کارکنان ناظم خاص (۸) کارکنان حفظان صحت

دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب تشریف لائے۔ تو تین دفعہ نہایت بلند آواز سے اللہ اکبر اور تین دفعہ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ سٹیج پر پہونچ کر حضور اس لئے کرسی پر رونق افروز نہ ہوئے۔ کہ تمام مجمع کے بیٹھنے کا انتظام نہ تھا۔ اور حضور نے یہ گوارا نہ کیا۔ کہ بہت سے خدام کے کھڑے رہنے کی صورت میں حضور بیٹھ جائیں۔ چنانچہ اس تقریب کی تمام کارروائی میں حضور کھڑے ہی رہے۔

تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی اور بابو سراج الدین صاحب نے بحیثیت ناظم سپلائی اپنے صیغہ کی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی۔ جس میں یہ ذکر تھا۔ کہ اب کے جلسہ سالانہ پر اجناس کس قدر خرچ ہوئی۔ اور ان کے فراہم کرنے کا کیا انتظام تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے باوجود اجناس کے صرف کا انتظام زیادہ مکمل ہونے کے گذشتہ جلسہ کی نسبت زیادہ اجناس صرف ہوئیں۔ یہ بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں سابقہ جلسہ کی نسبت اضافہ ہوا۔

نظامت خاص کی رپورٹ جناب مولوی عبدالمغنی صاحب نے پیش کی۔ اور کارکنوں کی سرگرمی اور عمدہ کارگزاری کا اعتراف کیا۔ افسر ملاقات کی حیثیت سے مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیر نے رپورٹ سنائی۔ جس میں بتایا کہ جلسہ پر تشریف لانے والوں کو حضور سے ملاقات کرانے میں روزانہ آٹھ آٹھ گھنٹے صرف ہوتے رہے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سٹیج اور جلسہ گاہ کے انتظامات کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ نائب ناظم بیرون قصبہ جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب اور نائب ناظم اندرون قصبہ جناب ماسٹر محمد طفیل صاحب نے اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پڑھی۔ اور کارگزاری کے علاوہ پیش آمدہ مشکلات کا بھی اظہار کیا۔

اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مفصل تقریر فرمائی جس میں انتظامی امور کے متعلق نہایت اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔ پھر مجمع سمیت دعا کی۔ اس کے بعد تمام قطاروں میں پھر کر ہر ایک کارکن کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعض چھوٹے بچوں سے ان کے کام کی نوعیت بھی دریافت فرمائی۔ پھر سٹیج پر تشریف لائے۔ اس موقعہ پر مجمع کا فوٹو لیا گیا۔ مجمع کی تعداد کا اندازہ آٹھ سو کے قریب تھا۔ جس میں چند ایک بیرونی اصحاب کے سوا باقی تمام مقامی تھے۔

بہشتی مقبرے میں ایک شام

"بہشتی مقبرہ" تھا۔ میں تنہا۔ اور فضائے شام تھی۔
نظر بہ احترام نرم رو ہوائے شام تھی۔
درخت دم بخود جھکا کے سر دعا میں محو تھے۔
سراپا عجز بن کے یادِ کبریا میں محو تھے۔
شفق کے رنگ میں رنگی ہوئی قبور ہر طرف۔
تمام کائنات میں "اداس نور" ہر طرف۔
افق سے اٹھ رہی تھی شب لباس مشکبار میں
لئے ہوئے تجلیاں نجوم کی کنار میں۔
نظر تھی اور سیر آئینہ سنگ و خشت کی
دلِ فسردہ کو سرے تلاش تھی بہشت کی
تھا عکس موت جلوہ گر بھٹکی ہوئی نگاہ میں
سرود عیش تھا۔ ملا ہوا مقامِ آہ میں
ہے لرزہ جس کے سر و مس سے جسم کائنات میں
ملی ہوئی ہیں جس کی تلخیاں مئے حیات میں
سقر کی آتشِ غضب بھی۔ موجِ سلسبیل بھی
یہ موت ہاں یہ موت ہے۔ مہیب بھی جمیل بھی
بنا رہا تھا دل نیا تخیلات کا جہاں
کہ "موصیوں کی موت" بن کے معرفت ہوئی عیاں
قبائے قوم جن کے "پاک خوں" سے لالہ رنگ ہے
یہ وہ ہیں جن کی "شوخیٔ جنوں" پہ عقل دنگ ہے
وہ جن کی موت پر خدا ہزار ادائے زندگی
ہے جن کا "اسوہ" سازِ قوم میں نوائے زندگی
ہے "ماضی" تابناک جن کے نورِ جان پاک سے
اساسِ قوم پختہ تر ہے۔ جن کے فیض خاک سے
متاعِ جان و مال۔ قوم پر نثار کر گئے۔
جو مٹ کے زندگی کے نقش پائیدار کر گئے۔
وہ نورِ حق سے جن کے دل حریف مہر و ماہ ہوئے
یہ "فاقہ کش" ہیں وہ جو وجہ رشک میر و شاہ ہوئے
"جمیل موت" سے ہوئے جو ہمکنار ہیں یہی
جو زینت بہشت ہیں وہ جاں نثار ہیں یہی۔
ہے یہ دعا اگر قبول حضرت مجیب ہو۔
ملی ہے موت جو انہیں ہمیں بھی وہ نصیب ہو

(میر اللہ بخش۔ تسنیم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

اشاروں میں ہی باتیں سمجھنے کی کوشش کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
چونکہ آج جمعہ اور جلسہ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور نماز کے بعد مجھے تقریر بھی کرنی ہوگی۔ جو وہی مقصد رکھتی ہے۔ جو خطبہ کا ہے۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطبہ جمعہ مختصر اور نماز لمبی

فرمایا کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ میرا گلا بالکل بیٹھا ہوا ہے۔ میں آج اختصار کے ساتھ چند باتیں بیان کرتے ہوئے خطبہ ختم کروں گا:۔

خطبوں اور تقریروں کی اصل غرض نصیحت کرنی ہوتی ہے۔ اور

نصیحت دراصل دل سے پیدا ہوا کرتی ہے

جو لوگوں کو سمجھانے کے لئے ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں نے بات سمجھنی ہوتی ہے۔ وہ اشاروں سے بھی سمجھ جاتے ہیں۔ ان کے لئے لمبی تقریروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر وہ لوگ جن کی سمجھنے کی نیت نہیں ہوتی۔ وہ وضاحت کے بعد بھی کچھ کے کچھ معنی کر لیتے ہیں۔

ایک مسلمان بادشاہ

گزرا ہے۔ جو بہت کچھ بدنام ہے۔ قریباً قریباً اسی قسم کے اعتراضات اس پر ہوتے ہیں جو مجھ پر کئے جاتے ہیں۔ اس کا نام بھی وہی ہے۔ جو میرا ہے۔ وہ بادشاہ محمود غزنوی ہے۔ لوگ مجھ پر بھی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس نے لڑائی ڈلوادی۔ اور اس کے متعلق بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ لڑائی کے ذریعہ ملک فتح کرتا تھا۔ محمود غزنوی کے غلاموں میں سے ایک غلام ایاز تھا۔ ایک دفعہ محمود ہندوستان سے واپس غزنی جارہا تھا۔ اس کے ساتھ جو جرنیل تھے۔ ان میں سے ایک ایاز بھی تھا۔ وہ اپنے دستہ فوج کو لے کر گھوڑے کو ایڑ لگا کر ایک سمت چلا گیا۔ درباری لوگ

ایاز سے حسد

کرتے تھے۔ انہوں نے بادشاہ کے سامنے اس کی شکائت کی۔ اور کہا کہ حضور دیکھئے یہ کتنا گستاخ ہوگیا ہے۔ آپ اس کی جتنی عزت افزائی کرتے ہیں۔ وہ اتنا ہی زیادہ گستاخ ہوتا جاتا ہے۔ آپ کو دشمن کے ملک میں اکیلا چھوڑ کر خود کہیں چلا گیا ہے۔ محمود ایک عقلمند اور سمجھ رکھنے والا بادشاہ تھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ ایاز بڑا

وفادار جرنیل

ہے۔ شکایت کرنے والوں سے اس نے کہا۔ اچھا اسے آنے دو۔ اس سے پوچھونگا اسی اثناء میں ایاز مع اپنی فوج کے آپہنچا اس کے ساتھ ایک قیدی تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہاں چلے گئے تھے۔ ایاز نے جواب دیا۔ حضور نے دو چار بار اس پہاڑی کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا تھا۔ میں نے سوچا۔ کہ

محمود کی نظر بلاوجہ کسی طرف نہیں اٹھ سکتی

ضرور وہاں کوئی بات ہے۔ چنانچہ اپنے دستہ کو ساتھ لے کر میں اس طرف گیا۔ تو دیکھا کہ یہ شخص درہ میں جہاں سے سڑک گزرتی تھی۔ ایک پتھر کی اوٹ میں کمان لئے اس غرض سے بیٹھا تھا۔ کہ حضور گزریں تو نشانہ کرے۔ حضور کی نگاہ اس طرف اٹھتی دیکھ کر میں وہاں پہونچا۔ اور اسے گرفتار کر لیا:۔

پس جن کی نیت سمجھنے کی ہوتی ہے۔ وہ اشاروں سے ہی سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن جن کی نیت سمجھنے کی نہ ہو۔ وہ وضاحت کے بعد بھی نہیں سمجھتے۔

نہ سمجھنے والوں کی ایک مثال

بھی بیان کرتا ہوں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک دفعہ ایک مکان کی فروخت کا سوال تھا۔ جو انجمن کو وصیت میں ملا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ وہ ایک مصیبت زدہ شخص کو کم قیمت پر دے دیا جائے۔ مکان کی قیمت جس وقت وہ وصیت میں دیا گیا قریباً دو ہزار تھی۔ اور انجمن ۴-۵ ہزار لینا چاہتی تھی۔ بعض ممبروں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور کئی بہانے بنائے۔ آخر حضرت خلیفہ اول رضؓ سے دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اب اس میں دخل نہیں دیتا۔ جو تمہاری مرضی ہو کرو۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان الفاظ کا یہی مطلب تھا۔ کہ آپ ناراض ہیں۔ یہ تحریر انجمن میں پیش کی گئی۔ اور مجھے بھی بلایا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی ہے۔ کہ انجمن جس طرح چاہے کرے۔ میں نے جب وہ تحریر پڑھی۔ تو میں نے کہہ دیا۔ کہ

یہ اجازت نہیں بلکہ اظہارِ ناراضگی ہے

اور انجمن نے اس کو فروخت کرنے کی جو تجویز کی ہے۔ میں اس کے خلاف ووٹ دوں گا۔ اس پر ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب بالخصوص اور بعض دوسرے ممبر بالعموم بار بار مجھے یہ کہتے میاں صاحب

تقوے سے کام

لینا چاہیئے قوم کا روپیہ ہے۔ مگر میں نے کہا کہ میں اس کی ضرور مخالفت کروں گا۔ اور میرے نزدیک تقوے یہی ہے۔ چنانچہ میں نے مخالفت کی۔ مگر اکثریت میرے خلاف تھی۔ اس لئے فیصلہ یہ ہوا۔ کہ زیادہ قیمت لے لی جائے۔ کم نہ لی جائے۔ اس فیصلہ کی اطلاع جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو ہوئی۔ تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ اس وقت آپ مسجد مبارک کے اوپر والے کمرہ میں جہاں پہلے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ رہا کرتے تھے۔ اور بعد میں آپ رہنے لگ گئے تھے بیٹھے تھے۔ آپ نے سب ممبروں کو بلایا۔ اور اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا سب ممبروں نے متفقہ فیصلہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک نے مجھے بھی بلا لایا۔ مجھے دیکھ کر آپ نے فرمایا۔ میاں انہوں نے میرے

حکم کی تعمیل

نہ کی۔ اور اس کے خلاف فیصلہ کیا۔ کیا آپ نے بھی میرا منشاء نہ سمجھا۔ اس وقت میں نے کہا۔ کہ یہ لوگ مجھے بار بار تقوے کی نصیحت کرتے تھے۔ پھر بھی میں نے ان کے

خلاف ووٹ

دیا۔ اور کہا کہ میں اسی میں تقوے سمجھتا ہوں اور کہا کہ میں اخیر تک مخالفت کرتا رہا۔ تب آپ نے ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ انہوں نے

زور سے مخالفت نہیں کی تھی

تو جب کوئی بات نہ ماننی ہو تو اس کے لئے بہانہ بنا لینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ مگر ماننے والے اشارہ سے مان لیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی پڑھا کرتے تھے۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ جتنی دیر میں خطبہ پڑھا کرتے اس سے دوگنا وقت نماز میں صرف فرماتے۔ اس زمانہ میں چونکہ لوگ اشاروں سے ملتے نہیں اس لئے لمبی تقریریں کرنی پڑتی ہیں۔

پس میں

دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ اشاروں سے بات کو سمجھنے کی کوشش کیا کریں۔ اور ہر اشارہ ہوا اور ادھر اس پر عمل شروع کر دیں۔ اور اپنے اندر اپنی تبدیلی پیدا کریں۔ کہ جب کوئی نیک بات کہے اس کو فوراً مان لیں۔

لمبی تحریکوں اور تقریروں کا انتظار نہ کیا کریں

لمبی تقریروں کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ مگر وہ علمی تقریریں ہوتی ہیں۔ وعظ و نصیحت کی نہیں۔ پس اس نصیحت کے ساتھ کہ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اشاروں میں بات کو سمجھنے کی کوشش کیا کریں۔ میں آج کے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

پیش کیا۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے اسی موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ اچھوت اقوام کو صرف اسلام ہی برابر کے حقوق دیتا ہے۔ دیگر تمام مذاہب میں ان سے چھوت چھات کی جاتی ہے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت آپ نے اس محلہ کا نام دار الصحت رکھتے ہوئے فرمایا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ آپ لوگ ظاہری صفائی کے علاوہ اپنے اخلاق بھی درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد آپ نے اس محلہ کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی۔ جس کے تین ممبر مہاشہ فضل حسین صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب اور محمد سعید صاحب نومسلم اتفاق رائے سے منتخب ہوئے۔ جناب ناظر صاحب نے یہ بھی فرمایا۔ کہ میں اس محلہ کے نومسلم بھائیوں کے لئے انشاء اللہ ایک مسجد اور ایک مدرسہ جس میں ہنر سکھانے کا انتظام ہوگا بنانے کی کوشش کروں گا جلسہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ مولوی عبد المغنی صاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے علاوہ اور بھی بہت سے اصحاب موجود تھے۔ نومسلموں کی طرف سے چند بزرگوں کی چائے سے تواضع کی گئی حاضرین جلسہ کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ جلسہ رات کے گیارہ بجے بعد دعا ختم ہوا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ اور اخبار "ٹائمز آف انڈیا"

ہندوستان کے مشہور روزنامہ "ٹائمز آف انڈیا" نے ۲۷ دسمبر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے خاص نامہ نگار کا جو مراسلہ شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے۔

ملک کے طول و عرض سے پچاس ہزار کے قریب احمدی قادیان میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ احرار کی معاندانہ سرگرمیوں کی وجہ سے اس سال اس جلسہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دوران ہفتہ میں باہر سے آنے والے لوگ صدر انجمن احمدیہ کے مہمان ہونگے۔ حسب معمول تقریریں مذہبی اور معاشرتی امور کے متعلق ہوں گی۔ جلسہ کے ایام میں نیشنل لیگ کی والنٹیئر کور بھی اپنی تنظیم کا مظاہرہ کرے گی۔ کور کا قیام چند ماہ ہوئے احمدیوں کو ان کی سیاسی ترقی میں مدد دینے کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں لیگ کے ارکان کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

قادیان کے محلہ دار الصحت میں تبلیغی جلسہ

قادیان ۲ جنوری۔ کل ساڑھے آٹھ بجے شب زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ایک جلسہ پنڈورہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی احمد زمان صاحب آف گونڈہ یو۔پی نے جو عرصہ ۵ سال سے اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اردو میں تقریر کی جس کا مفہوم پنجابی میں ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آف موگا نے بیان کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے اچھوت افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک زمانہ میں بنی اسرائیل کے ساتھ فرعون کا ایسا ہی سلوک تھا۔ جیسا کہ آج کل بعض اقوام کا تمہارے ساتھ ہے۔ مگر جب بنی اسرائیل نے خدا اور اس کے رسول کی آواز کو سنا اور قبول کیا۔ تو انہیں بڑے بڑے مدارج دئے گئے۔ اسی طرح آج بھی تم بڑے بڑے مدارج حاصل کر سکتے ہو اگر اسلام قبول کر لو۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تم کو برابر کے حقوق دے سکتا ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت بلال اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کے واقعات بیان کئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ

آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب لکھنؤ میں

لکھنؤ ۲۹ دسمبر۔ آج سوا بارہ بجے سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلوے اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا بسلسلہ دورہ لکھنؤ تشریف لائے۔ اسٹیشن پر علاوہ جماعت احمدیہ کے سربرآوردہ ممبران کے دیگر سربرآوردہ حضرات بھی شامل تھے۔ مثلاً میجر فاروقی آئی۔ ایم۔ ایس۔ مسٹر تاج الدین ہنڈے۔ سید امجد علی آف وزیر علی اینڈ سنز۔ مسٹر جے این ناگو (از جانب ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ) مولانا شوکت تھانوی۔ مسٹر امین سلونوی۔ شیخ امجد علی گورنمنٹ کنٹریکٹر۔ مولوی اقبال اختر صاحب عابدی اور دیگر اصحاب موجود تھے۔ گاڑی سے اترتے ہی چودھری صاحب کے گلے میں اس قدر پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ کہ آپ کا چہرہ چھپ گیا۔ اسٹیشن پر آپ نے چند احمدی اور غیر احمدی حضرات کو شرف انٹرویو بخشا۔ دوپہر کا کھانا آپ نے میجر فاروقی کے یہاں تناول فرمایا۔ سہ پہر کو مولوی محمد طلحہ صاحب نے آپ کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی۔ جس میں موصوف کے احمدی و غیر احمدی رشتہ دار اور اکثر احمدی معززین شریک تھے۔ دعوت کے بعد پہلے جناب وجد باڈنی نے اپنی نظم سنائی۔ بعد ازاں مسٹر امین سلونوی اور مولانا شوکت تھانوی اپنے وجد آفرین کلام سے لوگوں کو اور خاص طور سے معزز مہمان کو محظوظ کرتے رہے۔ یہ پُر لطف پارٹی ۵ بجے برخواست ہوئی۔ اس کے بعد آنریبل چودھری صاحب احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لے گئے جہاں لکھنؤ کے جملہ احمدی موجود تھے وہاں سب نے آپ کا استقبال کیا اور گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ رات کو آپ نے سید امجد علی صاحب آف وزیر علی اینڈ سنز وکٹش کے یہاں ڈنر تناول فرمایا۔ اور سوا دس بجے شب کو براہ کانپور آپ کلکتہ روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر بہت بڑا مجمع آپ کو پہنچانے آیا تھا۔

(نامہ نگار از لکھنؤ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی کی وفات

یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب سید ناصر شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص اور برانے صحابی تھے۔ یکم ۲ جنوری کی درمیانی شب ۹½ بجے بعمر ۷۴ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲ جنوری بہت بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں۔ کارخانہ داروں۔ سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ بے شمار تاریخی اور جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دنیا خصوصاً ایجنسیوں مینوفیکچروں اور اشتہار بازوں کیلئے یہ کتاب از حد مفید کارآمد اور دلچسپ ثابت ہوگی۔ بڑے سائز کے ۸۰۰ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائے گا۔

منگوانے کا پتہ:- **مینیجر ڈائرکٹری پبلشنگ بیورو قیصری باغ روڈ امرتسر**

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو اس غم سے عمر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

متعدد تکلیف دہ امراض کے لئے

عرق نور (رجسٹرڈ)

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ یرقان۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو۔ تو اس کے لئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔

عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۱۲؍ مکمل خوراک ۶؍ علاوہ محصولڈاک

دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان۔ (پنجاب)

تپ دق

دق پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی۔ ابتدائی درجہ میں ہو۔ یا آخری سٹیج میں۔ کندن سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ تفصیلی حالات کیلئے اس کا لٹریچر مفت منگا کر پڑھیئے

پتہ:- **کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی**

اونٹ مارکہ جرابیں بذریعہ ڈاک طلب کریں!

چونکہ اس وقت تک تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم نہیں کی جا سکیں۔ جس کی وجہ سے اکثر احباب کو اپنے کارخانہ کی جرابیں خریدنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے۔ اور اس کے متعلق دفتر میں بہم استفسارات موصول ہو رہے ہیں۔ لہٰذا احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ ہماری جرابیں دستیاب نہ ہوتی ہوں۔ وہاں کے دوست کارخانہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔ ایسے آرڈر جن کی مالیت کم از کم آٹھ روپیہ کی ہوگی۔ کارخانہ بذریعہ وی پی تعمیل کرے گا۔ خرچ ڈاک آپ کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سے اصل نرخ پر آپ کو اپنے گھر میں جرابیں مل سکیں گی۔ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فوراً حسب ضرورت آرڈر بھجوا دیں قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۳/ ۴/ ۵/ ۶/ فی جوڑہ سادہ ٹسر ۱۲/ فی جوڑہ سادہ اون ۷/ فی جوڑہ فینسی ٹسر

یہ قیمتیں ۹½ سائز سے لے کر ۱۱ سائز تک کی ہیں۔ چھوٹے ناپ کی جرابیں اس سے کم قیمت میں ملتی ہیں۔ مفصل نرخ نامہ آج ہی کمپنی سے طلب فرمائیں

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ [illegible] جنوری ۱۹۳۶ء

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مجتبہ ولد داد ذات جٹ ہیہے سکنہ حسو والی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۱ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام حویلی بہادر شاہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۲۳ ۱۲/۳۵ دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام محمد ولد پہلوان۔ پہلوان۔ سلطان ولد نصرت ذات جھجانہ سیال سکنہ حسو والی تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۲ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام حویلی بہادر شاہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ اور تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نورا ولد مراد ذات ارائیں سکنہ شاری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی عبد الصمد ولد علی محمد ذات جھنتہ سکنہ احمد پور تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی علی ولد احمد ذات ارائیں سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مرید حسین و عطا حسین ولد عنایت شاہ ذات قریشی سکنہ پیر عبد الرحمن تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۴ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۲ ۱۲/۳۵

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی دیندارام ولد کالورام ذات ہسنگل سکنہ حویلی موہن گر تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۷ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۳ ۱۲/۳۵ دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی عبد الحمید ولد سارنگ ذات کھوکھر سکنہ چک نمبر ۱۰۶ جھنگ برانچ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۰ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۵ دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بہادری ولد ستی ذات سہل سکنہ چک نمبر ۱۲۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۰ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۵

دستخط۔ چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی لال ولد میاں کرم ذات ٹیکو کار سکنہ چک نمبر ۱۲۹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۱ ۱/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ ۱۲/۳۵ دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی کرم شاہ ولد منگا شاہ ذات سید بخاری سکنہ دوارشاد تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسماۃ جندو بیوہ بدھو ذات مصلی سکنہ مونڈا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام بھمب برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ دسمبر دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی عیسیٰ شاہ ولد شکور شاہ ذات سید سکنہ ٹھٹی سید براہم تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۶ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام بھمب برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۳ ۱۲/۱۹۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شیر محمد ولد غلام قاسم ذات قریشی سکنہ بوہڑیں غلام جہانیاں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام ممن برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد علی ولد بختاور ذات نیکوکارہ سکنہ چک نمبر ۱۲۶ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ ۱۲/۳۵ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی تھو ولد قائم ذات بھروانہ سکنہ جادہ باترواله داخلی موکھیانہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شہامند ولد محمد ذات کوبھار سکنہ چک ۱۹۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۸ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام بھوآنہ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سلطان شاہ ولد رشاد جمال ذات سید سکنہ بلوشیال تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۴ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ساہمنا و بابا و نامال پسران حسن ذات کھوکھر سکنہ چک ۱۰۱ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰ ۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

ف[illegible]

زیر دفعہ ۱۰ انجاب [illegible] نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی صالح [illegible] کھوکھی سکنہ چک ۱۰۱ تحصیل چنیوٹ [illegible] ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مند[illegible] گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲/۳۶ [illegible] پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت د[illegible] ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا [illegible] اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مو[illegible] کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ [illegible] ۱۹۳۵ء دستخط۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ [illegible] ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قر[illegible]
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شہادت ولد ولی[illegible] بلوچ سکنہ چک ۲۱۶ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ [illegible] ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر [illegible] ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵ ۲/۳۶ تاریخ [illegible] بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست [illegible] مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقر[illegible] دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذ[illegible] اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ [illegible] ۱۹۳۵ء۔ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرض[illegible] ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قر[illegible]
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
منجانب ماہی ولد مہلو اصالتاً
نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی سلطان ولد جیونہ ذات بھروانہ سکنہ [illegible] حسن خان تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخو[illegible] زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۲۶ ۳/۳۶ تاریخ پیشی بمقام صد[illegible] جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا [illegible] تحریر مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کا مصدقہ
ممیرے کا سرمہ
جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیان تحریر فرماتے ہیں
مشفق مہربان سردار میاسنگھ صاحب۔ بعد ما و جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرے سے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا بہت فائدہ ہوا۔ اس بات کو کئی سال ہو گئے پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے۔ امید ہے کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ فرمائیں۔
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ بیل۔ سرخی چشم۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش ہیں۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرانی ماشہ عنہ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار
ترکیب استعمال سرمہ
بغرض حفاظت و تقویت بینائی صرف ایک دفعہ دن میں استعمال کرنا چاہیئے۔ کھانے پینے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ برائے دفع امراض چشم دن میں دو دفعہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ہر ایک قسم کی نشہ دینے والی اشیاء اور گرم مصالحہ جات اور اشیاء ترش سے پرہیز لازمی ہے۔ جہاں تک ہو سکے دوائی مذکور کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔
المشتہر
منیجر سفید ممیرا سنگھ اندر فارمیسی رجسٹرڈ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب۔ انڈیا

چشم آسمان بھی نہ دیکھ سکی

ختم نبوت پر محقق دہلوی نے جس نئے رنگ میں بحث کی ہے۔ وہاں تک بڑے بڑے منطقی کا تخیل پرواز نہ پہنچا۔ جس کو سن کر غیر احمدی سکتہ میں آجاتا ہے بالکل نیا استدلال نئی آیات و احادیث۔ جواب دینے والے کو دس ہزار روپیہ انعام۔ کسی کو ایک سے زیادہ نہیں بھیجو نگا۔ آج ہی خط لکھکر مفت منگا لیجئے۔
امینجر اخبار سلطنت۔ بلیماراں دہلی

شفائے دنداں

ایک قابل قدر ایجاد مسوڑھوں اور دانتوں کی خرابی سے تمام جسم انسانی میں خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ شفائے دنداں استعمال کیجئے۔ جو پائیوریا۔ مسوڑھوں میں پیپ پڑنے۔ گل سڑ جانے بدبو آنے خون نکلنے اور دانتوں کے جلدی گرنے کا حکمی اور شافی علاج ہے:

اس سے بہتر دوا اس مرض کے لئے ایجاد نہیں ہوئی۔ مکمل بکس جس میں تین دوائیں ہیں۔ عہ محصولڈاک ۸/

سرمہ نور بصر آنکھوں کے لئے ۸/

بال اڑانیکا لاجواب بہترین بے ضرر پوڈر۔ اسے معمولی بازاری دوا نہ سمجھیئے گا۔ یہ بہت اعلےٰ قسم کا ہے فی شیشی ۸/ جو چھ ماہ تک کافی ہے:

پتہ:۔ مینیجر ہندی ویونانی دواخانہ ۵۳ بیڈن روڈ لاہور

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدینؓ صاحب

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ یکر دن ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا نظر کی کمزوری غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اسکے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کا استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ وہ اب بغیر عینک استعمال کرنیکے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج کی جاتی ہیں۔ بکثرت شہادات اور اشتہار نمبر موجود ہیں جن کا یہاں درج کرنا محال ہے:

(۱) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال کرنے سے نظر تیز ہو جاتی ہے (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔ (۳) جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ قادیان۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں:

(۴) جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپکے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔ (۵) جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فراشخانہ پٹیالہ۔ میں نے سولہ روپیہ کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے (۶) جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہوگئی ہے۔ اب بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ قیمت خالص ممیرا ۳ ماہ کیلئے رعایتی فی تولہ قیمت ۵ روپیہ پہلی قیمت عہ روپیہ فی تولہ تھی۔ سرمہ قسم خاص ۳ ماہ کیلئے رعایتی قیمت فی تولہ ۵ روپیہ پہلی قیمت عہ فی تولہ تھی۔ سرمہ درجہ ادنیٰ قیمت فی تولہ ۸ سرمہ درجہ اول سیاہ فی تولہ عہ رست سلاجیت قیمت فی تولہ ۱۲ قسم دوم فی تولہ ۸/

سید احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا۔ قادیان۔ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی یکم جنوری۔ سال نو کی خوشی میں ملک معظم کی طرف سے پنجاب میں مسٹر ہانڈ فنانس ممبر کو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور مسٹر جے۔ ایم ایورسٹ انسپکٹر جنرل پولیس کو سر کا خطاب دیا گیا ہے۔

لنڈن یکم جنوری۔ برطانیہ میں شدید بارش کے سبب دریائے ٹیمز میں سیلاب آ رہا ہے۔ اور ونڈسر اور میڈن ہیڈ کی چراگاہوں کے درمیان بہت سا قطعہ زمین زیر آب ہے۔

برلن یکم جنوری۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ مسز کملا نہرو کی صحت اب پہلے سے بہتر ہے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) حکومت عراق اور ایران کے تنازعات کا تصفیہ ہو جانے سے عراق اور ایران میں خوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ حکومت ایران نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ حجاج کے قافلے عراق کے راستہ حجاز جائیں۔ کیونکہ ایران اور عراق کے تعلقات خوشگوار ہو گئے ہیں :-

ٹین سٹین یکم جنوری۔ ٹین سٹین کے قریب ایک قصبہ میں کسانوں نے علم بغاوت بلند کر کے سرکاری عمارات پر قبضہ کر لیا۔ اور تمام سرکاری افسروں کو گرفتار کر لیا۔ صوبہ ہوپی کے مخالفین کو شکست دیکر جمہوری حکومت کا اعلان کر دیا۔ باغیوں نے تمام عمارتوں پر جمہوری جھنڈے نصب کر دیئے ہیں :-

لنڈن یکم جنوری۔ بحیرہ روم کی حکومتوں میں سے فرانس۔ یوگوسلاویہ۔ یونان اور ٹرکی نے حکومت برطانیہ کے استفسارات کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ اگر اٹلی نے برطانیہ پر حملہ کر دیا۔ تو وہ برطانیہ کا ساتھ دینگے۔

ایتھنز یکم جنوری۔ یونان کے شاہ پسندوں اور جمہوریت پرستوں کے درمیان شدید تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تصادم میں ریوالوروں کا استعمال کیا گیا۔ بارہ اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ شہر میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

شنگھائی یکم جنوری۔ روس اور جاپان کے درمیان جنگ چھڑنے کے زبردست امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ حکومت روس منگول افواج کو جاپان کے خلاف اکسا رہی ہے۔ اور انہیں سامان حرب بہم پہنچا رہی ہے حکومت جاپان نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ چھڑ جانے کی صورت میں امریکہ روس کا ساتھ دیگا :-

لنڈن یکم جنوری۔ امپیریل ایرویز کے طیارہ کی تباہی سے جو کریٹ سے اسکندریہ جا رہا تھا۔ ۹ مسافر اور تین اہل جہاز ہلاک ہوئے۔ صرف جہاز کا پائیلٹ مسٹر وی۔ جے ولسن ہی جانبر ہو سکا :-

لنڈن یکم جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شمالی امہارا میں حبشیوں اور اطالویوں کے درمیان خونریز جنگ ہوئی۔ جس میں جانبین کے بہت سے آدمی ہلاک ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ۲۳ اطالوی افسر بھی شامل ہیں

عدیس آبابا یکم جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی ہوائی جہازوں نے سویڈش ریڈ کراس سوسائٹی کی قیامگاہ پر گولہ باری کی۔ جس کے نتیجہ میں سوسائٹی کا سارا سٹاف ہلاک ہو گیا :-

راولپنڈی یکم جنوری۔ آج گورو گوبند سنگھ کے جنم دن کے سلسلہ میں بیس ہزار ہندوؤں اور سکھوں کا ایک جلوس۔ تلواروں کرپانوں اور لاٹھیوں سے مسلح نکلا۔ جلوس نے جامع مسجد کے سامنے نہایت اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ اور مسلمان دوکانداروں پر حملہ کر دیا۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے پر اینٹیں برسائی گئیں۔ پولیس نے جلد صورت حالات پر قابو پا لیا :-

لاہور یکم جنوری۔ گوردوارہ چوبچہ کے مہنت نے اخبار "نقاد" کے ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر کو مہنت کے خلاف ایک مضمون شائع کرنے کی وجہ سے نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ کم از کم تین اشاعتوں میں معافی مانگیں۔ ورنہ ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی :-

امرتسر یکم جنوری۔ آج ۲۵ اکالیوں پر مشتمل ایک جتھہ ماسٹر تارا سنگھ کی قیادت میں امرتسر سے لاہور روانہ ہو گیا۔ یہ جتھہ مختلف مقامات پر ٹھہرتا ہوا سات روز میں اپنا سفر ختم کرے گا۔

لاہور یکم جنوری۔ کرپان مورچہ لگانے کے سلسلہ میں آج چھ سکھ گرفتار کئے گئے۔ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت سنٹرل جیل میں ہوئی۔ سردار نرِندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ نے ان کو تا برخاست عدالت قید محض کی سزا دی۔ ملزمان کی کرپانیں ضبط کر لی گئیں :-

لنڈن یکم جنوری۔ پرتگال اور سپین میں شدید طوفان کے نتیجہ میں متعدد اشخاص ہلاک ہوئے۔ گذشتہ جمعہ اور ہفتہ کو امریکہ میں کُہر اور ژالہ باری سے ۱۲۷ اشخاص لقمہ اجل ہوئے۔ فرانس میں گذشتہ ہفتہ تباہ کن سیلاب آئے۔ اور بحیرہ روم کے ساحلی علاقہ کے متعدد دیہات زیر آب ہو گئے :-

لنڈن (بذریعہ ڈاک) لنڈن اور پیرس کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ پھیل رہی ہے کہ جرمنی میں ازسرنو شہنشاہیت کا دور آنے والا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ عنقریب سابق ولیعہد جرمنی کا بیٹا شہزادہ فریڈرک تخت نشین ہو گا :-

بمبئی یکم جنوری۔ گذشتہ شب کانگریس جوبلی کے اجلاس میں مسز نیڈو نے کہا ہندوستان کا مستقبل خود مختاری ہے۔ جس میں سب کو آزادی اور مساوات حاصل ہو گی :-

ٹراونڈرم یکم جنوری۔ آل انڈیا مستورات کانفرنس نے ضبط تولید کا ریزولیوشن ۲۵ کے مقابلہ میں ۸۲ ووٹوں کی تائید سے پاس کر دیا :-

امرتسر یکم جنوری گیہوں تیار ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ نخود تیار ۱ روپیہ ۱۵ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے ۹ پائی چاندی دیسی ۵۶ روپے ۸ آنے ہے :-

نئی دہلی یکم جنوری سال نو کے اعزازات کے سلسلہ میں بیگم شاہ نواز کو قیصر ہند (فرسٹ کلاس) میڈل عطا ہوا ہے :-

کلکتہ۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے نے وزیر ہند کے نام لارڈ ریڈنگ کی موت پر حکومت ہند کی طرف سے اظہار افسوس کا تار ارسال کیا ہے :-

بمبئی یکم جنوری۔ بمبئی میں کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں بنگال کانگرس کے تنازعات پر غور و خوض ہوا :-

بغداد (بذریعہ ڈاک) عراق اور فلسطین کو ٹیلیفون کے ذریعہ منسلک کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس نے حکومت عراق کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ عراق اور شام کا بھی ٹیلیفون کے ذریعہ اتصال کر دیا جائے۔ حکومت عراق اس تجویز پر غور کر رہی ہے :-

لاہور یکم جنوری لاہور چھاؤنی میں ایک سکھ کے مکان میں بم پھٹ گیا۔ جس سے دو سکھ شدید طور پر مجروح ہوئے :-

بغداد (بذریعہ ڈاک) وزیر تعلیم عراق نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں طلباء کے لئے انگریزی ٹوپی کا پہننا ضروری قرار دیا گیا ہے

وائنا (آسٹریا) یکم جنوری۔ وائنا میں مشہور رہنما میکس وائنسٹر کو کسی نے گولی کا نشانہ بنا دیا ہے۔ اس کے قتل کے الزام میں پولیس نے متعدد اشخاص گرفتار کئے ہیں۔

ترانا یکم جنوری۔ احمد زوغو بادشاہ البانیہ نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے اعلان کے ساتھ ملک میں جدید اصلاحات کے نفاذ کا اعلان بھی کر دیا ہے :-

لاہور یکم جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کیلئے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے جتھے بھیجنے کے اعلان کا جواب پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں سکھوں کے کرپان پر پابندی عائد کرنیکے اعتراض کا جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah
نارتھ ویسٹرن ریلوے
ریلوے کا ششماہی ٹائم ٹیبل شمالی ہندوستان میں اشتہارات کیلئے بہترین ذریعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہر سال ایک لاکھ اشخاص اسے خریدتے ہیں اور انکے علاوہ ہزاروں لوگ اسکا حوالہ دیتے ہیں اس کی کاپیاں ہر اس جہاز پر جو پورٹ سعید سے مشرق کی طرف روانہ ہوتا ہے رکھی جاتی ہیں اشتہارات کیلئے نمایاں جگہیں حاصل کیجا سکتی ہیں۔ لمبے عرصہ کے اشتہارات رعایتی اجرتوں پر درج ہوتے ہیں۔
تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔
(چیف کمرشل مینیجر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور)
۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء تک کے لئے
خاص رعایت
بہترین مقوی گولیاں
"کنگ آف ٹانکس"
بڑھاپا، کمزوری۔ اعصابی و دماغی کمزوری۔ طاقت مردانہ۔ کمی خون۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کے لئے کنگ آف ٹانکس پر مسیحائی اثر رکھتی ہیں۔ ایک بار تجربہ فرمائیے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ۷ روپے، رعایتی چار روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔
مکرم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف فرماتے ہیں:۔
میں نے کنگ آف ٹانکس گولیاں استعمال کی ہیں مجھے انیمیا (کمی خون) کی وجہ سے دماغی شکایت بھی رہتی تھی۔ اس دوا کے استعمال سے دماغی شکایت رفع ہو کر حافظ کو بھی تقویت ہو گئی۔ اور خون کی کمی کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوئیں۔ میں یہ سطور شیخ احسان علی صاحب کو انکے بغیر کسی مطالبہ کے دیتا ہوں۔ تاکہ اس کی اشاعت سے اور دوست بھی فائدہ اٹھائیں۔
جناب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کنگ آف ٹانکس کے اجزاء کو دیکھا ہے۔ یہ نہایت اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس قوت اور اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے۔
مستورات کی بیماریوں کیلئے
"فیض عام شربت فولاد"
بہترین مقوی اور مصفی خون شربت ہے۔ جس کے استعمال سے چہرہ پر رونق اور جسم میں تروتازگی آجاتی ہے۔ کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ وزن بڑھنے لگتا ہے چہرے کے داغ رنگت کا پھیکا پڑ جانا۔ حیض کی کمی یا بیشی۔ پیڑو کی درد مرض اٹھرا کے تمام اقسام شلاً رحم کی کمزوری حمل کا گر جانا، اولاد کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا۔ دودھ کا کم یا ناقص ہونا۔ مرض ہسٹیریا یا اختناق الرحم کے دورے وغیرہ کے عوارض دور کرنے کے لئے یہ شربت حیرت انگیز فائدہ بخش ثابت ہو چکا ہے۔
قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے۔ رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے علاوہ محصولڈاک
مکرمی محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی پروپرائٹر دہلی ہاؤس قادیان
فرماتے ہیں:۔ میں نے آپ سے پہلے بھی تین عدد بوتلیں شربت فولاد کی لیکر گھر میں استعمال کرائی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے بہت مفید معلوم ہوئی ہیں۔ جس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک بوتل اور لئے جاتا ہوں۔
مکرم جناب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے شیخ احسان علی صاحب کے تیار کردہ شربت فولاد کی چار عدد بوتلیں اپنے گھر میں استعمال کرائی ہیں میں یہ لکھ کر خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔
مینیجر صاحب صیغہ اشتہارات اخبار الفضل
مورخہ ۱۴ار نومبر ۱۹۳۵ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شیخ احسان علی صاحب کی فرم فیض عام میڈیکل ہال قادیان کی دوائیوں وغیرہ کے اشتہار الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ فرم کئی سال سے احباب کی خدمت کر رہی ہے اس کی مشتہرہ ادویات خالص اجزا سے مرکب اور قابل اعتماد ہوتی ہیں۔ دوست حسب ضرورت ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
ملنے کا پتہ:۔ شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب